یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

عام خریداران ممالک بیرون سے .. .. .. دس شلنگ ... چھ شلنگ

عام سے .. .. چھ روپے ... تین روپے

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق چار روپے۔ اڑھائی روپے

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہوگا۔

نمونے کا پرچہ آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوگا۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفید

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائینگی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہوگا۔

وکیل

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

THE VAKIL AMRITSAR

جلد ۶ | امرتسر ۱۶۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۱۳۔ اگست سنہ ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | نمبر ۲۰

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۱۳۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۱۳۔ اگست سنہ ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ نمبر ۲۰ جلد ۶

سر انٹونی میکڈانل

پچھلے دنوں بنارس گئے تھے۔ وہاں کی میونسپلٹی نے ایڈرس پیش کیا۔ اور اسمیں اردو ناگری کے مسئلہ کا بھی کچھہ ذکر کیا جس سے نواب ممدوح کو اپنے فیصلہ کی مزید تائید میں تقریر کرنیکا موقعہ ملگیا۔ اور آپنے فیصلہ مذکور کی معقولیت بلکہ ضرورت ظاہر کرنیکے لئے بڑی فصاحت و بلاغت سے کام لیا۔ مگر یہ کہنا بے ادبی میں داخل نہوگا کہ حضور ممدوح کوئی نئی دلیل ایسی پیش نہیں کرسکے۔ جس سے ناگری کے رواج کی مخالفوں کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا اعتراض بھی کمزور ہوسکا ہو۔ اور یہی ایک بڑی وجہ ہے۔ کہ ریزولیوشن کی معقولیت کے لئے کوئی زبردست وجہ نہ رکھنے کے باوصف سر انٹونی میکڈانل ایسے وسیع النظر اور بلند خیال گورنر کا اپنی رائے پر بدستور مُصر رہنا عام حیرت و تعجب کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے۔ اور زیادہ تعجب اس امر سے ہے کہ حالانکہ جناب موصوف نے اپنے فیصلہ کو مناسب و قرین انصاف جتانیکے لئے کئی سو لفظ ارشاد فرمائے۔ لیکن ان دن اہم ضمنی مسائل پر جو اس حکم سے پیدا ہوئے ہین ایک لفظ بھی بیان نہیں فرمایا۔ حالانکہ اس موقع پر انکی توضیح کردینا اصل حکم کی تائید میں دلائل پیش کرنے سے بدرجہا زیادہ ضروری تھا۔

نواب ممدوح سے یہ امر پوشیدہ نہیں رہگیا ہوگا کہ اُنہون نے ریزولیوشن میں صاف ظاہر کیا تھا کہ اردو زبان سے کچھہ تعلق نہین۔ بلکہ صرف حروف سے۔ لیکن نواب ولیسرائی نے اپنی ترمیم کنندہ فیصلہ میں کیریکٹر یعنے حروف کی بجائے سرکاری ملازمت کے امیدواروں کے لئے دیوناگری اور اردو دونون زبانون میں ماہر ہونیکی شرط لگادی ہے۔ اس انتضاد کی طرف جو یقیناً سہو ہے۔ لاہور کے قابل ممبر پنجاب آبزرور اور دیگر حامیان اردو نے بلاتوقف گورنمنٹ کو توجہ دلائی۔ اور ہر ایک کو یقین تھا کہ نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی علے الفور اس غلطی کی تصحیح فرمادینگے۔ یہ یقین دن بدن کمزور ہوتا چلا گیا۔ نواب موصوف نے گورنمنٹ ہند کا فیصلہ شائع کرنیکے بعد اس مسئلہ پر ایک طویل سکوت اختیار کرلیا۔ تاہم یہہ خاموشی مایوسی کا کبھی موجب نہ ہوئی۔ نواب ممدوح کو صرف یہی کام نہ تھا۔ اور بنابرین یہ توقع تھی کہ جب کبھی یہ مسئلہ پھر انکے سامنے پیش ہوا۔ وہ اس نئے معاملہ کا ضرور تصفیہ فرمادینگے۔ ایسا موقعہ اونکو بنارس میں ملا لیکن خدا معلوم کس وجہ سے اس مسئلہ کو یکسو کرنا مناسب نہ سمجھا گیا۔ دوسرا ضمنی مسئلہ انگریزی لفظ اپلیٹی شن (عرضی) کے مضمون کا ہے۔ جوڈیشل کمشنر اودھ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس لفظ میں عرضی دعوی۔ تحریری بیان۔ جواب دعوے وغیرہ شامل نہیں۔ ہائیکورٹ الہ آباد نے ان کل اقسام کو عرضی میں شامل سمجھا ہے۔ ایسے اختلاف کی صورت میں معنوں کا تصفیہ حتی الامکان بہت جلد ہونا واجب خیال کیا جاسکتا تھا۔ لیکن نواب ممدوح اسکے متعلق بھی بالکل خاموش رہے۔

نواب ممدوح کی تقریر میں صرف یہی امر حیرت انگیز نہیں۔ بلکہ انکے چند الفاظ دریمارک بھی کچھہ کم تعجب خیز نہیں آپ شروع میں ہی فرماتے ہیں کہ بعض مسلمان ۱۸ اپریل کے ریزولیوشن کے مخالف ہیں۔ جو صحابہ حقیقت حال سے واقف ہیں۔ کیا وہ بعض کا لفظ سنکر چونک نہ پڑینگے۔ اور زیادہ تاسف اسوجہ سے ہے کہ اس لفظ کو استعمال کرنے سے نواب ممدوح نے اپنی باخبری اور نیز اپنے ماتحت اطلاع دہندگان کی صداقت کی نسبت کل ملک میں ایک ناقابل رشک خیال پیدا کردیا ہے۔ بعض کی بجائے اگر بلا استثنا کل مسلمان (بیان) کہا جاتا تو یہہ فقرہ بھی مخالفین ریزولیوشن کی درست تعداد ظاہر کرنیوالا سمجھا جاتا۔ کیونکہ یہ عام معلوم امر ہے کہ نہ صرف پڑھے لکھے ہندو احباب کا بھی کچھہ حصہ جو بہرحال بعض کے مفہوم سے زیادہ ہے۔ بلکہ اکثر پوربین بھی اس ریزولیوشن سے بیزار ہیں۔ سلطنت انگلشیہ کے قیام کے وقت سے نہ فقط ایک صوبہ بلکہ تمام ملک کے مسلمان اگر کسی معاملہ پر متفق ہوئے ہین تو وہ اسی ریزولیوشن کی مخالفت کا مسئلہ ہے اس فریق کا کوئی لحیقہ اور کوئی جماعت ایسی نہیں۔ جسنے اسپر کمال آزردگی ظاہر نہ کی ہو۔ نواب ممدوح کی نسبت یہ کبھی گمان نہیں ہوسکتا کہ اونہون نے حقیقت سے واقف ہونیکے باوجود اوسے چھپانا چاہا ہے۔ لیکن یہ ضرور واضح ہوگیا ہے۔ کہ انکی پاس وسایل اطلاعیابی بہت غیر معتبر اور کمزور ہیں۔ اور اگر وہ آیندہ ایسی اہم غلطیون سے دور رہنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ وہ اس نقص کی بلاتوقف مرمت اصلاح فرمانیکی طرف توجہ کرین۔ نواب ممدوح نے اپنی تقریر میں کنور لطف علی کی دست برداری پر جو اردو ڈیفنس کمیٹی علیگڈھ کی صدارت سے مستعفی ہوگئے ہیں بہت تکیہ کیا ہے

اور فرماتے ہیں- اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کا حصّہ کیشر ریزولیوشن کی ہرگز مخالفت نہیں کرنا چاہتا- لیکن اسپارہ میں بھی جناب ممدوح کو سخت غلط فہمی ہوئی ہے- کنور یلف علی ایک واحد شخص ہیں- اور اونکی واحد رائے کو اوس سے زیادہ کسی طرح وقعت نہیں دیجاسکتی جو ایک فرد کی رائے کو ملنی چاہئی- کنور صاحب کبھی کسی چھوٹی سی چھوٹی جماعت کے بھی لیڈر نہیں سمجھے گئے- کہ اونکی رائے کو اوس جماعت ہی کی رائے تصوّر کیا جاسکے- ۱۲- مئی کے جلسہ میں اونکو صدارت کی کرسی پر بٹھانا ایک اتفاقیہ امر تھا- اگر اونکو کچھ خاص رسوخ حاصل ہوتا یا وہ قوم میں کچھ طاقت سمجھے جاتے تو لازم تھا کہ کمیٹی مذکورہ کے کچھ نہ کچھ ممبر تو اونکے ساتھ اس تحریک سے الگ ہوجاتے- لیکن ایسا بالکل نہیں ہوا- بلکہ ملک کے ہر حصہ میں عام رائے نے کنور صاحب کے اس فعل کو سخت ناپسند کیا ہے- نواب ممدوح کو ایک اور بھی کمال حیرت بخش مغالطہ ہورہا ہے- آپ فرماتے ہیں صوبجات متحدہ میں کم از کم نصف مسلمان بھی اردو نہیں- بلکہ ہندی بولتے ہیں- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب موصوف اردو یا ہندی کی ماہیت سے کبھی کافی طور پر واقف نہیں ہوئے- اصل معاملہ یہ ہے کہ نہ فقط مسلمان بلکہ کل ہندو بھی کیا شہری اور کیا دیہاتی زیادہ تر اردو ہی بولتے ہیں بیٹھ ہندی زبان کی بول چال تمام شمالی ہندوستان سے تقریباً معدوم ہوچکی ہے- شیخ عبداللہ صاحب بی- اے- وکیل علیگڈھ نے حال میں ایک چھوٹا سا پمفلٹ شائع کیا ہے- اور اوسمیں اس عقدہ کو نہایت عمدگی سے حل کیا ہے- نواب ممدوح نے عام دیہاتیوں کی زبان کو ہندی تصوّر کیا ہے- لیکن وہ ہندی نہیں- بلکہ بگڑی ہوئی اردو ہے- اوسی بگاڑی ہوئی اردو بھی نہیں کہنا چاہئے- بلکہ یہ- کہ وہ اردو الفاظ کے تلفظ کو بگاڑ کر پکارتے ہیں- اور ہندی سے ایسی ناآشنا ہیں- کہ ٹھیٹھ ہندی کا ایک فقرہ بھی نہیں سمجھ سکتے- اس امر کی تصدیق نواب ممدوح کسی ہندو دہقان کے ساتھ دونوں زبانوں میں اپنے سامنے تکلم کرانے سے بآسانی کرسکتے ہیں- اور ہمکو کامل یقین ہے کہ وہ اس مسئلہ میں ویسی ہی منصف مزاجی اور تدبر سے کام لینگے- جسکے لئے وہ ابتک مشہور رہے ہیں- اپنی رائے پر قایم رہنے کیصورت میں وہ مسلمانوں اور شمالی ہند کے لٹریچر اور ان دونوں کی ترقی کو ہی ہمیشہ کے لئے سخت خوفناک نقصان پہونچانیکا باعث نہیں ہونگے- بلکہ ملک کے انتظامی و جوڈیشل صیغہ میں بھی ایک نہایت تکلیف دہ بدعت کو رائج کرنے والے ہوں گے-

اس موقعہ پر اردو کے حامیوں کی خدمت میں پھر یہ عرض کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ انصاف حاصل کرنے کے لئے سعی و کوشش کا کوئی جایز دقیقہ فروگذاشت نکرین- اور جب تک اپنے مدعا میں جس سے نہ فقط اونکی بلکہ تمام شمالی ہندوستان کی بہتری مقصود ہے کامیاب نہ ہوں- اپنے عزم کو ہرگز پست نہ ہونے دین- لکھنؤ کی کانفرنس میں اب چند دن رہگئے ہیں- اور ہم امید کرتے ہیں- کہ پنجاب سے بھی بلند ہمت اصحاب اپنی ملکی زبان کی حفاظت اور ملک کو ایک مردہ زبان کو رواج کے مضر نتائج سے محفوظ رکھنے کے لئے معقول تعداد میں اس کانفرنس کے مشوروں میں شامل ہونگے- اور کم از کم پنجاب کی ہر اسلامی انجمن کیطرف سے ایک ایک ڈیلیگیٹ ضرور اوسمیں شامل ہوگا- تساہل اور لاپروائی کرنیکی صورت میں یقیناً پنجاب کو بھی ایکدن آخر یہی روز بد دیکھنا پڑیگا- دیوناگری کے حامی اس صوبہ میں بھی غافل نہیں- اونہوں نے اپنی کوششوں کو پھر تازہ کردیا ہے-

دہلی میں اسکے متعلق کارروائی شروع ہوگئی ہے- ادہر پنجاب کے شمالی حصہ میں چند خیر خواہان ملک نے اردو کی بجائے گورمکھی زبان اور حروف کو استعمال کو رواج دلانیکی عملی تحریک بالعزم جزم شروع کردی ہے- جس سے ابھی سے باخبر رہنا لازمی ہے- بسا اوقات بڑی بڑی آتشزدگیوں کا باعث ایک چھوٹی سی چنگاری ہوا کرتی ہے +

۱۸۹۷ء کے سرحدی محاربات

میں سے محاربات مالاکنڈ و بونیر کے متعلق سرکاری طور پر حال میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے- جسے کپتان والٹرز نے مرتب کیا ہے- ان لڑائیوں کے واقعات ابھی اکثر ناظرین کو فراموش نہوئے ہونگے- تاہم کتاب مذکور کا مختصر سا خلاصہ اونکے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا- کتاب کی پہلی دو فصلوں میں اگست ۱۸۹۵ء سے جبکہ چترال میں مستقل طور پر فوج رکھنیکا فیصلہ ہوا ۲۶- جولائی ۱۸۹۷ء تک جبکہ سعد اللہ عرف دیوانہ ملا نے سواتیوں کو برانگیختہ کیا- سوات کی دلچسپ تاریخ دیگئی ہے- اور اوسمیں اون تمام سازشوں کو مسلسل پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے- جو انگریزی حکومت کے برخلاف سرحدی علاقوں میں کیگئی تھیں- کپتان صاحب ان تمام فسادوں کا بانی مبانی امیر صاحب اور اونکی جرنیل غلام حیدر خان گورنر جلال آباد کو بتاتے ہیں- اس اتہام کی وکیل نے انہی دنوں میں کافی تردید کردی تھی- اور اس تردید کی امیر صاحب کے رویہ سے کامل تصدیق ہوچکی ہے- بنابرین کپتان صاحب کے کسی ایسے الزام کی خواہ اوسکے معتبر سمجھے گئے ہوئے حوالہ پر مبنی بتایا جائے گوئی مزید کوشش کرنیکی بجائے صرف اونکی بیان کردہ داستان کے تذکرہ پر اکتفا کیا جائیگا- اوسکا بیان ہے کہ ان فسادوں کی تحریک کابل و جلال آباد سے ہوئی- اس محتاج تصدیق بیان کی پاوینیر بھی دبی زبان سے تائید کرتا ہے- وہ لکھتا ہے "اسمیں کوئی شک نہیں کہ امیر صاحب کی شائع کردہ کتاب تقویم الدین سے جسمیں اسلامی ممالک پر کفار کے حملہ آور ہونیکی صورت میں تمام مسلمانوں پر جہاد کرنا لازمی بتایا گیا تھا- این روی سرحد کے ملاؤں نے جو انگریزی حکومت کے لئے مشکلات برپا کرنے پر تلے ہوئے تھے بہت کام لیا- اس سے ہمارا یہ مدعا نہیں کہ سوات- دیر اور باجور کے قبایل امیر صاحب کی حکومت تسلیم کرنے کے خواہان تھے- برعکس ازیں اونکو افغان سپاہ اور افغانی حریص و ظالم عمال کا سخت خوف تھا- تاہم اسمیں شبہہ نہیں کہ سرحد کے جاہل ٹھیٹھانوں کو مذہب کے نام سے خاص کامیابی کے ساتھ برانگیختہ کیا جاسکتا ہے اور خاصکر ایسی صورت میں- جبکہ اونکو فساد کرنے پر اسلحہ و روپیہ سے مدد ملنیکا بھی یقین دلایا گیا ہو" مگر کپتان پاوینیر کو یہ یاد نہیں رہا کہ تقویم الدین جیسا کہ بعض انگلو انڈین اخبارات کا گمان تھا ۱۸۹۷ء میں شائع نہیں ہوئی تھی- بلکہ اوس سے آٹھ دس برس پیشتر- پس اگر وہ کسی فساد کی محرک ہوسکتی تھی- تو ۱۸۹۷ء کی بجائے یہ فساد ۱۸۸۵ء یا ۱۸۸۶ء میں ظہور میں آنے چاہئیں تھے-

کپتان صاحب اسکے بعد لکھتے ہیں:- "۱۸۹۶-۹۷ء میں افغان سپہ سالار غلام حیدر سے مسلسل خط و کتابت کرتا رہا- اور یہ یقینی امر ہے کہ بالائی سوات سے کورم تک ایک عام بغاوت برپا کرانیکی سازش کی گئی- ۱۸۹۷ء کے ابتدائی چند مہینوں میں قاصد لگاتار اس علاقہ کے قبایل میں چکر لگاتے اور بغاوت کا مواد تیار کرتے رہے- لیکن ابھی کل انتظام مکمل نہ ہوا تھا- کہ دیوانہ ملا نے سبقت کردی- اور سنو ایک ہی دن میں کئی ہزار سواتی جمع کرکے ۲۶- جولائی ۱۸۹۷ء کی رات کو مالاکھنڈ پر حملہ کردیا- اور متواتر چار راتیں ہلہ کرتا رہا- اوسکی اس اچانک کارروائی سے سازش کی دیگر شرکاء حیرتزدہ ہوگئے- اور اونہوں نے بھی مناسب سمجھا کہ عام جہاد کا اعلان سے پہلے اس کارروائی کا نتیجہ دیکھ لیا جائے- اگر وہ اس تذبذب میں نہ پڑجاتے- اور مہمندوں- آفریدیوں اور اورکزیوں کو اوسیوقت لڑائی پر آمادہ کردیتے تو گورنمنٹ کی مشکلات بہت بڑھجاتیں- اونکی تو قسمت سے گورنمنٹ کو پشاور اور کوہاٹ میں مزید فوج بھیجنیکا موقعہ ملگیا- اور گو وہ خیبر کو نہ بچاسکی- لیکن سملہ کو وہ سمانا کی چوکیوں کو اوسنے عین وقت پر بچالیا- ادھر اوسی سواتیوں کو درست کرنیکا جنکی کسی اور قبیلہ نے مدد نہ کی کافی وقت ملگیا- مہمندوں نے جب سر اٹھایا اور شبقدر پر حملہ کیا- اوسوقت تک گورنمنٹ خاصی ہوشیار ہوچکی تھی- آفریدیوں کا جوش بھی ملی مسجد- لنڈی کوتل اور سارا گڑھی کو فتح کرنے کے بعد سرد پڑگیا- آفریدیوں اور اورکزیوں نے مذہبی پرجوشی فی الحقیقت بہت ہی کم دکھائی- اور اونکی برعکس سواتیوں نے جنکو عموماً سرحدی بزدل کہتے ہیں حیرت انگیز تہور سے کام لیا- سواتیوں کو یہ امید بھی تھی کہ مالاکھنڈ فوجکی مسلمان سپاہی اونسے جاملینگے- اور انگریزی علاقہ کے افغان بھی مدد دینے سے دریغ نکرینگے- آخر الذکر توقع میں اونکو کسیقدر کامیابی ہوئی- لیکن پہلی توقع بڑی طرح سے غلط ثابت ہوئی- مسلمان سپاہی حق نمک ادا کرنے میں کسی اور مذہب کی سپاہی سے ذرہ بھر کم نرہے- اور ہر میدان میں پوری پوری شجاعت و نمک حلالی دیتے رہے- اس فساد میں سواتیوں کا اسقدر نقصان ہوا- کہ اونکی متصلہ قبایل کو لڑائی جاری رکھنیکا حوصلہ نرہگیا- اور مہم مہمند میں بمقام والیجلائی انگریزی دستہ کو سخت نقصان پہونچنیکے باوصف پھر سر نہ اٹھایا- اور اسطرف یہ خرخشہ بونیر کی مہم پر جسمیں کوئی بڑا مقابلہ نہ ہوا ختم ہوگیا- مالاکھنڈ اور چکدرہ کے ملّوں میں ہی کم از کم چار ہزار سواتی ضایع ہوئے تھے- چنانچہ آفریدیوں نے جب بعد میں برسر فساد ہوکر سواتیوں کو ابھارنا چاہا- تو اونکی کوئی کوشش کارگر نہوی- نہ دیوانہ ملا کی ترغیب کچھ کام کرسکی- البتہ چند ماہ بعد ملا مذکور اس علاقہ میں پھر نمودار ہوکر دس پندرہ دن تک گورنمنٹ کے لئے باعث تشویش رہا- مگر معاملہ اس سے آگے نہ بڑھنے پایا-

بالآخر سرحدی قبایل کے باہمی نفاق پر بحث کیگئی ہے- اور یہ رائے ظاہر کیگئی ہے کہ گو یہ ممکن ہے کہ مذہبی پرجوشی ان قبیلوں کو کسی وقت ایک حد تک متحد کردے- لیکن ملاؤں اور ملکوں کا باہمی حسد و نفاق متفق و متحد

ہوکر عمل کرنے کے راستہ میں ہمیشہ ایک مستحکم رکاوٹ کا کام دیتا رہیگا۔ اور تاوقتیکہ کوئی نہایت قابل شخص اونکو قابو کرکے اپنی مرضی کے تابع نہ بنالے۔ جہاد کا خطرہ کبھی عارضی خطرہ سے بڑھکر نہ ہوگا۔ یہ دوسری بات ہی کہ اس عارضی خطرہ کے لئے بھی ہمکو بڑی گران خرچ مہم بھیجنی پڑے۔ سرحد پار کی پہاڑیوں اور وادیوں میں لڑائی کرنیکی مشکلات کو اس کتاب میں بوضاحت بیان کیا گیا ہے۔ اور اسکے مطالعہ سے معلوم ہورہا ہی کہ یہ مشکلات کوئی معمولی۔ یا پٹھانوں کے ساتھ لڑائی کرنا کچھ بچوں کا کھیل نہیں ✣

قانون انتقال اراضی

مسودہ ۱۰ اگست کو بمقام شملہ لیجسلیٹو کونسل میں پیش ہوا۔ مسٹر ریواز نے سلیکٹ کمیٹی کی تجویز کردہ ترمیمون۔ اور اس امر کا ذکر کیا کہ پنجاب گورنمنٹ مجموعہ قوانین پنجاب کے موجودہ قانون حق شفع کی ترمیم کنندہ مسودہ قانون پر غور کررہی ہے۔ جسمیں وہ پنجاب کونسل میں پیش کرنیکا ارادہ رکھتی ہے۔ سلیکٹ کمیٹی نے پیش نظر بیعنے اور مگاؤن یا ہم قوم زراعت پیشہ کے ہاتھ اراضی فروخت کرسکنے کی اصول کو قایم رکھکر فروعات میں چند ترمیمین پیش کی ہیں۔ بیع یا دیگر قسم کے مدامی انتقالوں کی نسبت یہ تجویز کیا ہی۔ کہ اگر کسی قبیلہ کی آبادی ایسی تھوڑی ہو۔ کہ بالع کو خریداروں کی قلت تعداد کیوجہ سے اپنے ہی قوم میں زمین فروخت کرنیکی صورت میں پوری قیمت نہ مل سکنے کا احتمال ہو۔ تو لوکل گورنمنٹ ایسے قبیلوں کو اس ضلع یا مجموعہ اضلاع کے دیگر ہم نسل قبیلوں کے ساتھ شامل کردینے کی مجاز ہوگی۔

عارضی انتقالون کی صورت میں پٹوں اور انتفاعی رہنوں کی زیادہ سے زیادہ میعاد ۱۵ کی بجائے ۲۰ برس کردیگئی ہے۔ اور اسکے متعلق یہ بالکل نئی تجویز پیش کیگئی ہے کہ اگر راہن کو معقول و مناسب لگان پر کاشتکاری کا حق اور جب چاہے زر رہن ادا کرکے زمین فک کرانیکا استحقاق دیا جائے۔ تو ایسی صورت میں راہن جسقدر عرصہ کے لئے چاہئے زمین رہن کرسکتا ہی۔ ترمیم شدہ مسودہ پھر شائع کیا جائیگا۔ اور جو رائیں ۲۵ ستمبر سے پہلے سلیکٹ کمیٹی کے پاس پہونچ جائینگی اونپر وہ غور کریگی۔ بعد ازاں کمیٹی اپنی آخری رپورٹ پیش کریگی۔ اور مسٹر ریواز کو امید ہی کہ مسودہ مذکور شملہ کے اجلاس میں ہی پاس کردیا جائیگا۔ ✣

مراکو اور فرانس

کے تعلقات پر آجکل یورپین اخبارات میں لمبی چوڑی بحث ہورہی ہی۔ اور اکثر کو خیال ہے کہ نخلستان توات کا تنازعہ اگر عالمگیر جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہوجائے۔ تو ہرگز تعجب خیز نہیں ہوگا۔ لیکن ایک انگریز اہل الرائے مسٹر ہیرس جو کئی برس مراکو اور الجیریا میں رہچکا ہی۔ اس اندیشہ کو محض بے بنیاد قرار دیتا ہی۔ اوسکا بیان ہی کہ مراکو کی حالت بالکل اچھی ہے۔ یعنے جیسی کہ کسی ایسی سلطنت کی حالت اچھی ہوسکتی ہے۔ جو اگرچہ زندہ ہے۔ مگر سر سے پاؤں تک بوسیدہ ہورہی ہو۔ دیسی اچھی ہی۔ فرانس نے مراکو پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ ملک میں کسیطرح کی ہلچل نہیں۔ نہ کسی جہاد کا اعلان کیا گیا ہے۔ اور جہانتک ایک بشر حکم لگاسکتا ہی۔ مراکو کی سلطنت بربادی سے دیسی ہی دور ہی جیسی کہ آجسے سو برس پیشتر تھی۔ یہ کل تشویش توات پر فرنچ قبضہ کے قایل ہونیسے پیدا ہوئی ہے۔ توات چند بڑے بڑے نخلستانوں کے مجموعہ کا نام ہی۔ جو فرانس کی مجوزہ صحرائی ریلوے لائین پر واقع ہے۔ فرانس الجزائر سے براہ صحرا ٹمبکٹو اور فرنچ مقبوضہ ڈہومی تک ریل بنانا چاہتا ہی۔ یہ علاقہ مراکو کے لئے بالکل بیکار ہی۔ وہ متنازعہ سرزمین میں واقع ہے۔ مراکو کی وہان کبھی عملی حکومت نہیں ہوئی۔ اور وہ شورہ پشت اور جنگجو قبائل کا مولد و مسکن ہے۔ جنکی شورہ پشتی صحرائی ریلوے کے لئے ہر وقت موجب خطرہ رہتی۔ یہ نخلستان ہر لحاظ سے الجیریا کے عقبی علاقہ کی جزو لاینفک ہیں۔ اور سلطان مراکو اوسپر قطعاً کوئی حق نہیں رکھتا۔ حتےٰ کہ تجارتی استحقاق بھی اس دور افتادہ و غریب زدہ علاقہ میں فرانس کے سوا کسی اور طاقت کو حاصل نہیں۔ جو کچھ تھوڑی بہت تجارت اوسجگہ ہے۔ وہ فرانس ہی کے ہی جواب وہان امن و انصاف کو رائج کرکے باشندوں کی فلاح و بہبود کا بہترین انتظام کردیگا۔ فرانس نے صحرا کے دیگر قطعات کو "آرٹی زی ان" (نلکے دار) چاہات بنوانے اور نہروں کے ذریعہ سے رشک فردوس بنادیا ہی۔ یہی کیفیت اب توات کی ہوگی۔ یہ درست ہی کہ فرانس نے توات پر قناعت نہیں کی اور اگلی کو بھی لے لیا ہے۔ جس سے بعض کو یہ گمان کرنیکا موقعہ ملتا ہی کہ وہ مراکو کو تدریج ہضم کرنا چاہتا ہی۔ لیکن اول تو اگلی کچھی جھونپڑیوں کا ایک مجموعہ ہے۔ دوم ریلوے لائین اور قافلوں کی حفاظت کیلئے اسپر قبضہ کرنا ضروری تھا۔ ورنہ شورہ پشت قبایل اسے تاخت و تاراج کرتے رہنے کے لئے مرکز بنالیتے۔ اوسکی قبضہ سے فرانس کو اسطرف سے بیفکری ہوگئی ہے۔ کیونکہ مراکو کیطرف اگلی صحرا کے ایک وسیع قطعہ سے گھرا ہوا ہے۔ اوس طرف قریب ترین شاداب قطعہ نخلستان تافیلالت دو سو میل کے فاصلہ پر ہی۔ اگلی کے قبضہ کو مراکو پر تصرف کرنیکا پیش خیمہ سمجھنا محض دیوانگی ہے۔ فرانس خبطی نہیں کہ الجیریا سے صحرا کے سینکڑون میل علاقہ کو طے کرکے مراکو پر حملہ کرنیکے لئے اُدھر فوج بھیجے۔ جبکہ شمال میں الجیریا اور مراکو کے درمیان دس بارہ راستی شاداب و زرخیز علاقون میں سے گذرتے ہیں۔ سلطان مراکو نے بظاہر فرانس کے مزید اغتصاب کو روکنے کی تدابیر سوچنے اور صلاح و مشورہ کے لئے ان علاقون کے سرسبز سرداروں کو مراکو بلایا۔ اس دعوت کو جسقدر نے قبول کیا۔ اونسے ایسا برتاؤ ہوا ہے کہ وہ پھر کبھی مراکو کا نام نہیں لینگے۔ بعزت و اکرام مہانداری کرنیکی بجائے درباریون نے اونکو لوٹ کھسوٹ لیا۔ اور اکثر کو زاد راہ کے لئے گھوڑی بیچکر پیدل واپس جانا پڑا۔ محافظان سرحد کی یہ خاطرداری سلطان کیطرف سے ہوئی۔ اور ایسے وقت جبکہ ایک اجنبی فوج بظاہر حملہ کی تیاریاں کررہی تھی۔ دوسری طرف اونسے بعض یورپین دولوں کے پاس فریاد کرنیکی سوا اور کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس پُرآشوب حالت میں سید احمد بن موسیٰ وزیر اعظم کے مرجانیسے باشندون کو عام اطمینان حاصل ہوگیا۔ وزیر نے سلطان کو تخت پر تو بٹھایا۔ مگر پھر اوسے محل سے باہر نہ نکلنے دیا۔ اور کل اختیار اپنے ہاتھ میں رکھا۔ اور اوسکی سختی سے ملک میں جابجا آتش فساد و بغاوت مشتعل ہوتی رہی۔ اب غالباً سلطان محل کی تنہائی کو چھوڑکر بذات خود حکومت کریگا۔ اونسے چند دنوں میں بہت ترقی کرلی ہی۔ اور غالب یقین ہی کہ اپنے والد کا سپوت بیٹا ثابت ہوگا۔ جو مراکو کے سلاطین میں قابل ترین تنہا اور تسخیر قلوب میں بے نظیر کہلاتا ہی مگر یہ قیاس درست ثابت ہوا۔ تو مراکو کے باشندون کے یقیناً بہلے دن آجائینگے۔ لیکن اگر یہ غلط بھی ثابت ہو تو طامع و حریص وزیر احمد کے زمانہ کی نسبت حالت کسی طرح بدتر نہیں ہوگی۔ اور یہ مسلمہ امر ہے کہ فرانس ابھی تک مراکو کو ہضم کرنیکے لئے تیار نہیں۔ اور اس ملک کی قسمت کا فیصلہ اوسدن سے غالباً کبھی پہلے نہیں ہوگا جبکہ یورپ میں ایک عام زلزلہ پڑیگا۔

لیکن مسٹر ہیرس کے اس بیان سے کوئی واقفکار اتفاق نہیں کرسکتا کہ توات پر مراکو کو کچھ حق حاصل نہ تھا۔ سلطان مراکو کی حکومت وہان کبھی بالاستحکام قایم نہ ہوئی سہی۔ لیکن خود فرانس برسوں سے معاہدات اوسے مراکو کا مقبوضہ تسلیم کرچکا ہے۔ اس مسئلہ پر تاریخ مراکو میں مفصل بحث کیگئی ہے۔ ✣

چین کیلئے

خلاف توقع اس ہفتہ دوم ڈویژن کے نہ صرف اول بریگیڈ بلکہ دوم بریگیڈ کو بھی روانگی کے واسطے تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہی۔ اور عام خیال ہے۔ کہ غالباً موسم خزاں میں ایک تمیسرا ڈویژن بھی ہندوستان سے بھیجا جائیگا۔ ہم چین کی فوجکی چوتھے بریگیڈ کو یہ ایک نمایان خصوصیت حاصل ہوگی کہ اوسمیں زیادہ تر دیسی ریاستون کی امپیریل سروس ٹروپس داخل کیگئی ہیں۔ سرکاری فوج کی اسمیں صرف دو دیسی پلٹنیں ہونگی۔ باقی بہ تفصیل ذیل امپیریل ٹروپس۔ جودھپور لانسرز (سوار) پانسو۔ الیسر کوٹلہ سفر مینا ۱۵۰۔ الور رائفلز ۷۲۰۔ بیکانیر شتر سوار (اونٹ ساتھ نہیں جائینگے) ۴۰۰۔ کل ۱۷۷۰۔ نوجوان مہاراجہ بیکانیر اور مہاراجہ پرتاب سنگھ منتظم ریاست جودھپور خود اپنی اپنی افواج کی کمان کرینگے۔ روانگی تک مہاراجہ بیکانیر کو ایک سرکاری پلٹن میں فوجی معاملات سے حتی الوسع واقف کرنیکی کوشش کیجائیگی۔ اس بریگیڈ میں کل ۲۶۳۶ سپاہی ہونگے۔ جو سب کے سب میگزین رائفلون سے مسلح کئے جائینگے۔ یہ رائفلیں چند دیسی رجمنٹوں سے لیجائینگی۔ جسکے بعد ہندوستان میں صرف ایک دیسی رجمنٹ رہیگی۔ پاس جوڈیرہ اسمٰعیل خان کی سرحد پر ہی۔ میگزین رائفل رہجائیگی۔ لیکن ولایت سے دس ہزار رائفلیں عنقریب پہونچا چاہتی ہیں۔ امپیریل سروس ٹروپس سے اب پہلی مرتبہ ہندوستان سے باہر کام لیا جائیگا۔ گورنمنٹ عالیہ نے چین کیطرف سب سے اول ہندوستانی فوج کو روانہ کرنیمیں فوج مذکور کی اوس وفاداری کی کامل تلافی کردی ہی۔ جو جوش جانبازی و نمکحلالی کیوجہ سے محاربہ ٹرانسوال کی عدم شرکت سے پیدا ہوگیا تھا۔ ✣

ضلع سنبل پور

میں چارہالی پولیس کا اسیقدر ڈاکوؤں سے مقابلہ ہوا۔ تین ڈاکو زخمی ہوکر گرپڑے۔ چوتھا بھاگ کر باقی رفقا کو جو تعداد میں بارہ تھے لے آیا۔ جو چاروں پولیس والوں کو سخت زخمی کرکے اپنے مجروح ساتھیوں کو اٹھالیگئے۔ ✣

عالم النفس

[illegible] تقسیم [illegible]
[illegible] سلیس اور عام فہم [illegible]
[illegible] بے نظیر [illegible]
اردو زبان میں [illegible] کتاب
[illegible] کی مستند کتاب
[illegible] عالم النفس [illegible]
[illegible] مجرالراقم
[illegible] فتح القدیر [illegible] عالمگیری
[illegible] نبین الحقائق [illegible] طحطاوی
[illegible] الاستعلی [illegible] بانی خان
[illegible] ترقی انعلاج [illegible]
[illegible] وغیرہ مستند کتب [illegible]
[illegible] جلد اول جس میں [illegible]
[illegible] بیان ہے [illegible]
[illegible] المسمی [illegible]
[illegible] نیچرل اینڈ کیمیکل [illegible]
[illegible] نیچرل اینڈ کیمیکل [illegible]

شاہ اٹلی کے قتل کی خبر

کے بعد ہی ڈیوک اوف سیکس کوبرگ اور گاتھا کی مرگ کی خبر وحشت اثر پہنچی ہے۔ ہماری مہربان اور بوڑھی قیصرہ پر متواتر ذاتی اور قومی رنجوں کا ہجوم ہوا ہے۔ اور یہ نیک ملکہ جسکی آرزو تھی کہ اپنے بوڑھاپے کے دن امن و امان میں گذار دیگی۔ اپنی بیٹے کی غم و جدائی میں مبتلا ہوئی ہے اور اسکی سلطنت پر اس صدی کا سب سے بڑا جنگ آپڑا ہے۔ ایک جھگڑا جب بخیر و خوبی انجام کو پہونچنے لگتا ہے تو دوسرا سر نکالدیتا ہے۔ ڈیوک اوف کلیرنس کی مرگ کے بعد یہ سب سے بڑا غم ہے جو ملکہ معظمہ کو برداشت کرنا پڑا ہے اور ملک کی سلطنت کا ہر فرزند تہ دل سے اس مبارک قیصرہ سے ہمدردی کریگا۔ ہز رائل ہائینس شہزادہ الفرڈ ارنسٹ البرٹ ڈیوک اوف سیکس کابرگ گاتھا اور ڈیوک اوف ایڈن برگ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کا دوسرا بیٹا تھا۔ وہ اگست ۱۸۴۴ء میں پیدا ہوا۔ اور جنوری ۱۸۷۴ء میں اسکی شادی بمقام سینٹ پیٹرزبرگ۔ گرینڈ ڈچس میری الکزانڈروونا متوفی زار روس کی اکلوتی بیٹی کے ساتھ ہوئی۔ اس شادی سے سات بچے پیدا ہوئے۔ مگر لڑکا ایک ہی تھا جو فروری سال گذشتہ میں فوت ہوگیا تھا۔ ڈیوک ارنسٹ دویم جب ۱۸۹۳ء میں فوت ہوا تو ڈیوک اوف ایڈنبرگ انکی جگہ (جو انکے چچا تھے) ڈیوک اوف سیکس کابرگ اور گاتھا مقرر ہوئے۔ کیونکہ پرنس اوف ویلز نے ۱۸۶۳ء میں جانشینی سے انکار کر دیا تھا۔ یہ بھی انگلینڈ کے ملاح شہزادوں میں سے ہیں۔ پہلے جہاز میں بطور لفٹنٹ کے کام کرتے رہے۔ ۱۸۶۶ء میں کپتان جہاز بنے۔ ۱۸۷۸ء میں ربر امیر البحر کے عہدہ پر اور ۱۸۸۶ء والیس ایڈمیرل (امیر البحر) کے عہدہ پر ۱۸۸۷ء میں امیر البحر کے عہدہ پر اور ۱۸۹۳ء میں بیڑہ کے امیر البحر کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ لیکن اسی سال چونکہ انکے چچا ڈیوک ارنسٹ فوت ہوئے اسلئے انہیں استعفا دینا پڑا۔ ڈیوک اوف البنی جو ۱۸۸۴ء میں پیدا ہوا تھا۔ اب انکی جگہ تخت نشین ہوگا۔ اولاد کے مرنے کا جو کچھ رنج و صدمہ ہوتا ہے اسے وہی شخص خوب سمجھتا ہے جو خود صاحب اولاد ہو۔ یہ وہ رنج ہے کہ دنیا میں اور کوئی رنج اسکے ہم پلہ نہیں۔ کوئی صدمہ ایسا نہیں جسکا اثر چند ہی دنوں کے بعد کم نہو جائے مگر یہ دکھ وہ دکھ ہے کہ مدت العمر انسان کو نہیں بھولتا۔ اسکی خلش کبھی دل سے نہیں مٹتی۔ اور جوانی میں تو انسان کو سینکڑوں امیدیں بھی ہوتی ہیں اسلئے بڑے سے بڑا غم بھی غلط ہو جاتا ہے۔ مگر بوڑھاپے میں ایسا صدمہ جسقدر سخت و ناگوار ہوتا ہے اسکا اندازہ ہماری تحریر و بیان سے باہر ہے۔ بوڑھاپے میں ایسے لڑکے کا مرنا جو ہر طرح سے آزاد ہو۔ اور خود کئی بچوں کا باپ ہو چکا ہو۔ بوڑھی ماں پر جسقدر گران گذر سکتا ہے۔ اسی کچھ اُسیکا دل سمجھ سکتا ہے۔ اس صدمہ کو تمام عالم کی سلطنت بھی دل سے محو نہیں کر سکتی۔ یہ رنج وہ رنج ہے کہ امیر و غریب شاہ و گدا کے دل ہلا دیتا ہے ؎

مگر دکھ اوجھ نہیں کہ بانٹ لیجئے + اور راہ بھی نہیں کہ ساتھ دیجئے

ہندوستان کی رعایا کو لاکھ ہمدردی ہو وہ اپنی مکرم و مہربان قیصرہ ہند کے زخم کو مندمل نہیں کر سکتی۔ غریب ہندی رعایا سوائے اللہ میاں سے دعا کرنے کے اور اپنی نیک دل ملکہ کا بوجھ کسیطرح بٹا نہیں سکتی۔ سب دست بدعا ہیں کہ اللہ میاں ہماری قیصرہ ہند کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اس بوڑھاپے میں اُسے اور کوئی دکھ نہ دکھاوے۔ بوڑھاپے میں ہی انسان اپنی اولاد کو اپنا دست و بازو سمجھتا ہے اور اُنپر سہارا کرتا ہے۔ اللہ میاں اپنے رحم سے ملکہ معظمہ کے سہاروں کو قائم رکھے۔ آمین !!! +

شام حجاز لائن کیلئے

افسوس ابھی تک ہندوستان میں فراہمی چندہ کی خفیف سی تحریک بھی عملی صورت میں شروع نہیں ہوئی۔ یہ درست ہے کہ جناب ملا عبد القیوم صاحب غافل نہیں ہیں۔ مگر ایک تو وہ مقدمہ کی سرگردانی میں مصروف ہیں۔ دوم گو اوس جوان ہمت ہمدرد قوم کو ذاتی مصروفیت اور تردد ات اس اہم ترین قومی کام میں حتی الوسع کارآمد ہونے کے لئے کسیطرح مانع نہیں ہو سکے۔ لیکن کل ہندوستان میں ابتک صرف ایک بلند عزم کا اس کام پر تیار ہونا کسیطرح خوش آیند یا تشفی بخش نہیں سمجھا جا سکتا۔ وکیل کو باضابطہ اپیل کئے ہوئے دو ہفتوں سے زاید ہو چکا ہے۔ لیکن ابتک کوئی رقم امین کو موصول نہیں ہوئی۔ ممکن ہے وکیل کے مثاف کیطرح اکثر احباب اس انتظار میں ہوں کہ پہلے کوئی بڑی رقم عطا کرنے والے صاحب بسم اللہ کریں پھر وہ بھی اپنا اپنا عطیہ پیش کریں۔ اور ممکن ہے بعض مقدار مطلوبہ کے مقابلہ پر اپنے تجویز کردہ چندہ کو حقیر سمجھکر بالکل خاموش رہنے پر آمادہ ہو گئے ہوں۔ اونکی خدمت میں یہ عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایسا خیال بسا اوقات بڑے بڑے کاموں کی ناکامیابی کا باعث ثابت ہو چکا ہے۔ برعکس اسکے جب کبھی کسی قوم کے افراد نے بلا تامل حسب توفیق روپیہ۔ آنہ۔ یا پیسہ پیش کرنیسے دریغ نہیں کیا۔ ایسے ایسے کام جو پہلے ناممکن معلوم ہوتے تھے بآسانی بر تکمیل پہونچ جاتے رہے ہیں۔ ہندوستان کے قحط فنڈ کے لئے کروڑوں روپیہ مطلوب تھا۔ اس رقم کے سامنے ۲ لاکھ کی چندہ کی تجویز بظاہر مسخر معلوم ہوتی تھی۔ مگر انہی دو دو آنوں سے مسٹر جہانگیر بومن جی کے پاس ۱۴ ہزار روپیہ کی رقم جمع ہو گئی جس سے ایک لاکھ قحط زدگان کی ایک دو رات یا تین ہزار قحط زدگان کی مہینہ سے زیادہ تکمیل پوری ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر اس تجویز پر عمل نہ کیا جاتا تو یقیناً یہ چودہ ہزار روپیہ کی رقم قحط فنڈ کو کبھی حاصل نہ ہوتی +

ہندوستان کے برعکس بلاد عثمانیہ کے ہر حصہ و گوشہ میں مسلمان توقع سے بڑھکر اولوالعزمی اور بلند ہمتی دکھا رہے ہیں۔ ناظرین سے مخفی نہیں۔ کہ بوجوہات چند در چند عثمانیہ قوم کو عموماً سال میں کئی مقامی و قومی چندوں میں شریک ہونا پڑتا ہے۔ لیکن اس متواتر سے انکی ہمتیں پست ہونیکی بجائے۔ اونکی فیاضی میں روز افزوں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ مصر میں ہر طبقہ و جماعت کے مسلمان فراہمی چندہ کے لئے تمام ملک میں جا بجا کمیٹیاں بنا رہے ہیں۔ خاص بلاد عثمانیہ کی یہ کیفیت ہے کہ دس لاکھ پونڈ کے ٹکٹوں کی پہلی قسط یقیناً اب تک بک چکی ہوگی۔ جلالتمآب کے پچاس ہزار پونڈ کے عطیہ کا کئی ہفتے ہوئے ذکر ہو چکا ہے۔ امیر مکہ و گورنر حجاز نے سرکاری طور پر کمیشن کو اطلاع دی ہے کہ حجاز کے تمولین نے کم از کم ایک لاکھ پونڈ فراہم کرنیکا وعدہ کیا ہے۔ ملازمان سرکاری کی ایک مہینہ کی تنخواہ سے دس مہینوں میں ڈیڑھ لاکھ پونڈ وصول ہونگے۔ ولایت بروصہ نے ۷۵ ہزار اور ولایت بیروت نے چالیس ہزار پونڈ فراہم کرنیکا وعدہ دیا ہے۔ جو رقمیں ان دونوں صوبوں میں تقریباً جمع ہو گئی ہیں۔ قسطنطنیہ کے ایک حاتم ثانی سوداگر علی بک المطیب نے فی کیلومیٹر ایکیوس پونڈ یعنے عجلہ دو لاکھ بیس ہزار پونڈ اور ایک اور تاجر ابو الافندی نے فی کیلومیٹر ایک پونڈ یعنے تخمیناً دو ہزار پونڈ یا قساط بیتی رہنے کا وعدہ کیا ہے۔ ایک چھوٹے سے قصبہ اگری لری کے باشندوں نے جسمیں کلہم چھ سو گھر آباد ہیں ایک ہزار پونڈ بھیجے ہیں۔ یہ صرف چند موٹی موٹی رقموں کی مختصر سی فہرست ہے۔ پرائیویٹ اشخاص کیطرف سے کمیشن فراہمی چندہ کو لگاتار عطیے موصول ہو رہے ہیں۔ +

مصری اخبارات کی تحریروں اور پر زور ترغیب سے یقین کیا جاتا ہے کہ اس تخمیناً اسی نوے لاکھ مسلمانوں کی آبادی رکھنے والے ملک میں کم از کم چار پانچ لاکھ پونڈ کی رقم ریلوے لائن کے لئے جمع ہو جائیگی۔ دمشق سے مکہ معظمہ تک کل ۳۵ اسٹیشن ہونگے۔ +

قحط زدگان ہندوستان کے لئے تمام ولایات عثمانیہ میں بڑی سرگرمی سے چندہ ہو رہا ہے عطیہ سلطانی کے علاوہ وزیر اعظم و شیخ الاسلام نے پانچ پانچ ہزار قرش۔ وزارت بحریہ۔ حرب و خارجیہ اور میر مجلس دار الشوری میں سے ہر ایک نے ۵۳ سو۔ وزیر تعمیرات نے ۳ ہزار۔ وزیر داخلہ و وزیر تونس نے اڑھائی اڑھائی ہزار۔ وزیر معارف نے ۱۵ سو۔ وزیر خزانہ نے ایک ہزار۔ اور نائب وزیر اعظم نے اور وزیر اوقاف نے دو دو ہزار۔ ۵ سو قرش دئے ہیں۔ اس کار ثواب کے لئے صوبہ یمن تک کے ہر ضلع میں بھی سب کمیٹیاں قائم ہو گئی ہیں +

ان دونوں ملکوں کی مسلمانوں کی اخلاقی حالت کا اسی سے موازنہ ہو سکتا ہے کہ ایک ملک کے مسلمان چند دن کی بھرمار کے باوصف محض انسانی ہمدردی کے اقتضاء کے لئے اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے بھی لاکھوں روپیہ فراہم کرنے سے دریغ نہیں کر رہے۔ اور دوسرے ملک کے مسلمان اپنے ایک نہایت عظیم الشان قومی و مذہبی کام کے لئے بھی دو مہینوں کے عرصہ میں ایک حبہ تک جیب سے نہیں نکال سکے۔ یقین ہے کہ یہ عبرت بخش موازنہ حمیت و غیرت کو متحرک کئے بغیر نہیں رہیگا۔ +

کسولی میں

۹ اگست سے سگ گزیدگان کی علاج کے لئے پاسچر انسٹی ٹیوٹ کھل گئی ہے۔ دیسی ہو یا یورپین سب کا علاج مفت ہوگا۔ مریض کو کوئی دوائی وغیرہ نہیں کھلائی جاتی۔ صرف دوسری چوتھے ایک خاص قسم کا ٹیکہ لگا دیا جاتا ہے۔ بنا بریں مریضوں کی رہائش کے لئے انسٹی ٹیوٹ کے متعلق کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ مریض کو خود بندوبست کرنا پڑیگا لیکن کسولی میں مکانات کی قلت نہیں۔ اور ہر حیثیت کے مکان بآسانی ملسکتے ہیں۔ مزید برآں صدر کمیٹی نے غربا کی امداد کیطرف بیرونی سب کمیٹیوں اور تمولین کو خاص توجہ دلائی ہے۔ کہ جو اشخاص کرایہ کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ اونکو رسکر

مرسلات

اسلام کو عروج کیوں ہوا

یہ سوال جو ہمارے دلمیں پیدا ہوا ہی کوئی انوکھا سوال نہیں ہے۔ ایک زمانہ وہ گذرا ہے کہ مٹی ہی چھوئی ہے تو سونا بنگئی ہے اور اب یہ حال ہے۔ کہ مٹی تو رہی بیٹی سونا بھی چھوتے ہیں تو مٹی ہوئی جاتی ہے۔ آخر وجہ کیا ہے۔ کیا ہماری فطرتوں میں کوئی فرق واقع ہو گیا ہے۔ یا کوئی اتفاق ہی ایسا تھا۔ جب تک وہ اتفاق قائم رہا۔ عزت آبرو۔ حکومت۔ وقار سب کچھ شامل حال رہا۔ اور اتفاق کے جاتے ہی محنت اور مصیبت میں گرفتار ہو گئے۔ یا نبی آخر الزمان کی برکت تھی۔ یا مسلمانوں کو اللہ نے برگزیدہ اور ممتاز کر دیا تھا۔ کہ کچھ بھی زیادتی کیوں نہ کریں۔ داخل حسنات ہوتی ہے۔ یا دنیا کو سبق دینا منظور تھا کہ جاہل بے ہنر۔ ریگستان کے چرواہوں کو یوں عروج پر پہونچا دیا کرتے ہیں! اللہ کی نکتہ نوازی کا ایک شعبہ تھا۔

اسی طرح سے مختلف قسم کے توہمات ذہن میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور مٹ جاتے ہیں۔ اصل وجہ ہمارے نزدیک وہ ہی جسکا تطابق قانون فطرت اور پیدائش کے مطابق ہے جسکا حکم ہمیشہ یکساں رہتا ہے۔ کبھی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ ہم کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی ترقی اون خوبیوں کے اوپر مبنی تھی جنکے لئے اب ہم الفاظ ڈھونڈھتے ہیں اور نہیں پاتے ہیں۔ وہ خوبیاں کیا تھیں وہ وہ خوبیاں تھیں جنکی وجہ سے انسان انسانوں میں ممتاز ہوتا ہے۔ ایک حاکم کہلاتا ہے دوسرا محکوم۔ زور اور طاقت کے گھمنڈ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ اب ہم چند مثالیں دیکر ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور دکھائے دیتے ہیں۔ کہ حیوانی طاقت سے بڑھکر انسان میں ایک قوت ہے جسکے وسیلہ سے وہ اپنے ہمعصروں پر حکومت کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو زمانہ گذر گیا ہے مگر اونکی باتیں کتابوں میں محفوظ چلی آتی ہیں۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے۔ کہ وہ منبر پر کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے۔ جب ختم کر چکے تو ساعین کیطرف مخاطب ہو کر کہا۔ کہ اگر میں دنیا کی طرف جھک جاؤں یعنے مجھ میں نفس پرستی آجائے اور جمہور اسلام کا خیال میرے دل سے جاتا رہے۔ تو تم کیا کروگے۔ ایک شخص نے فوراً تلوار بکف زور سے کہا۔ اور شمشیر آبدار کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے سیدھا بنا دینگے! یہ جھوٹے زبانی قصے نہیں ہیں۔ سچی باتیں ہیں۔ اور اس سے کئی باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اول آزادی کیطرف خیال فرمایئے کہ خلیفہ وقت کا پاس حق بات کے کہنے میں ایک معمولی آدمی نے نہیں کیا۔ دوسرے اوسکی جرات کو دیکھئے تیسرے اس جواب کو سنکر شکر کرنا۔ الحمد للہ کیا ہی وہ اچھا زمانہ ہوگا۔ کہ ہر فرد بشر تصدیق صفت سچی بات پر جان دیتا تھا۔ کیوں نہ ہو کامیابی نصیب انکو اور کیوں نہ اللہ خلق اللہ کی نگہبانی کی باگ انکے ہاتھ میں دے۔ ہزاروں میں ایسا سخت کلام۔ اس زمانہ کے لحاظ سے سخت ہی ہلونا خلیفہ وقت کو کہہ بیٹھنا۔ ذرا دلمیں خیال تک نہ لانا اور پھر خلیفہ وقت کا اس فرلت کو نہ ذلت سمجھنا۔ اور خدا کا شکر کرنا سبحان اللہ وہ بندے تھے خالصتہ للہ کام کرنے والے اور اللہ نے اونپر رحم کیا تھا۔ کہ عراق اور عجم سب اونکا اپنا ہو گیا۔ اور جو ایکدفعہ اسلام لے آتا تھا۔ وہ منحرف ہونا نہیں جانتا تھا۔

پورا ان وقت نے قہرمان کی سپہ سالاری میں ۱۲۰۰۰ منتخب سپاہی دیکر مثنی کے مقابلہ میں جو عرب کا ایک معمولی سردار تھا بھیجا۔ بویب کے مقام پر دونوں مخالف فوجیں دریائے فرات کو بیچمیں ڈالے ادھر اودھر بڑی تھیں۔ دونوں آراستگی میں اور جنگ کی تیاریوں مشغول تھے۔ قہرمان کو میدان نبرد آزما کا گھمنڈ تھا۔ مثنی ایک ایک صف کو دیکھتا جاتا تھا۔ اور جوش سے کہتا تھا "بھائیو دیکھنا کہیں تمہاری وجہ سے عرب کی آبرو پر داغ نہ لگنے پائے!" مسلمان تعداد میں کم تھے سامان میں کم۔ معرکہ آرائی میں بھی کم ہونگے۔ مگر پہلے ہی ہلہ میں سیل فنا کی طرح قہرمان کے زیر دست پہلوان کے سر سے ہو کر گذر گئے۔ آخر جب فتح ہوئی۔ تو کسکے باعث حیران کوئی ہیز نہ تھا اور نہ اوسکے ۱۲۰۰۰ جوان مٹی کے پتلے۔ مثنی میں کوئی خاص قابلیت نہیں تھی اور نہ اوسکی گروہ کو خدا کی ودیعت لمبچکی تھی۔ فتح اگر ہوئی تو اوس فدا کرنے والے اور فدا ہونے والے فقرے کی بدولت۔ "بھائیو دیکھنا کہیں تمہاری وجہ سے عرب کی آبرو پر داغ نہ لگنے پائے!" ظاہر الفظوں میں کیا کہا ہے۔ مگر وہی لفظوں کی بندش تھی کہ دل ہلا دیتی تھی اور وہ اسکے اثر کو قبول کرتے تھے۔

اصل یہ کہ وہ اسلام پر فدا تھے اور اسلام اونپر فدا۔ پھر کیوں فتح اور ظفر اون پر سے نثار نہ ہوتی پھر ہر ایک آدمی کو خیال تھا۔ کہ جمہور کی عزت میں ہمارا حصہ ہے اور ہماری طفیل کھیں جمہور پر کوئی حرف نہ آجائے۔ جزاک اللہ جزاک اللہ۔ ہمیں کوئی شبہ نہیں جب کوئی قوم عزت کرانی چاہتی ہے تو اللہ اسکے دلمیں ایسے ہی بجلی کے شرارے بھر دیتا ہے۔ کیا یہ مقابلہ نلسن کے فقرہ کا "انگلنڈ چاہتا ہے ہر شخص اپنے فرائض کا پابند رہے" ہم نہایت زور کے ساتھ کہسکتے ہیں کہ اس شرارے (بھائیو دیکھنا کہیں الخ) سے اسلام کا نیر اقبال چمکا۔

ابو محجن ثقفی نامی ایک مشہور اور بہادر شاعر تھا۔ جو شراب خواری کی علت میں جنگ قادسیہ کے موقع پر قید تھا۔ سعد نے لڑائی ہو رہی تھی یہ دیکھتا تھا اور چیں بچیں پڑتا تھا۔ اور رہ جاتا ہے۔ کیونکہ پیر میں بیڑیاں پڑی تھیں۔ جاتا کیونکر۔ سلمی سے جو سعد کی بیوی تھی بار بار ہاتھ جوڑ جوڑ کے کہتا تھا۔ کہ ذرہ کی ذرہ کھولدو۔ میدان میں ہو آؤں۔ تو پھر بیڑیاں آپ ہی پہن لونگا۔ جب جزع اور فزع اور شور و شغب کسی سے کام نہ نکلا تو نہایت ہی درد کے لہجہ میں چلا چلا کر پڑھنے لگا (ترجمہ) اس سی بڑھکر اور کیا غم ہوگا۔ سوار نیزہ بازیاں کر رہے ہیں اور میں پابجولان پڑا ہوں جب کھڑا ہوتا ہوں زنجیر اٹھنے نہیں دیتی۔ اور دروازے اسطرح سے بند ہیں کہ پکارنے والا پکارتے پکارتے تھک جاتا ہے۔ سلمی نے سنا اور سنکر رہا نہ گیا۔ دوڑکر بیڑیاں کاٹ دیں۔ ابو محجن سیدھا نیچے اوترا۔ اور سعد کا گھوڑا لیکر میدان کیطرف ڈالدیا۔ برچھے کے ہاتھ دکھاتا ہوا اسطرف سی اوسطرف ایسا نکلتا تھا۔ جیسے بجلی کوند جاتی ہو۔ اوس گھمسان لڑائی میں جہاں تن بدن کی خبر نہ ہو۔ یہ بہادر شیر ژیان کی طرح جدہر سے نکلتا تھا۔ چیرتا چلا جاتا تھا اور پرے کے پرے الٹ دیتا تھا۔ سعد نے بھی دیکھا تعجب کیا۔ کہا کہ ہاتھ تو محجن کے سے معلوم ہوئے ہیں مگر وہ تو قید ہے۔ جب رات کی تاریکی نے لڑنے والوں کو جدا کیا تو محجن نے واپس آکر بیڑیاں خود پہن لیں ادھر سلمی نے سارا قصہ سعد کے روبرو بیان کیا۔ سعد جوش میں بھر کر اکبارگی چلا اوٹھا بخدا کی قسم جو مسلمانوں پر اپنے کو اسطرح فدا کرے اوسے قید نہیں رکھ سکتا۔ ابو محجن نے بھی اوس روز سے خراب پینے کی قسم کھائی۔ انہوں نے اسلام کو چمکایا۔ زور و ظلم سے نہیں۔ کیونکہ زور و ظلم کا اثر دیرپا نہیں ہوتا۔ فدا ہو کر۔ نثار ہو کر۔ صدقے ہو کر۔ کیوں کسکو جان پیاری نہیں۔ مگر جان سے بھی زیادہ پیاری کوئی اور شے ہے۔ اور اوسی کا نام حب قومی ہے یا حب وطنی۔ چاہے صاحب نقاد ان دونوں میں کوئی تمیز کریں۔ اور کیسی ہی باریکی کیوں نہ نکالیں ہم اپنی سمجھ میں حب قوم اور حب وطن دونوں کو ایک سمجھتے ہیں اور نہایت زور دیکر کہتے ہیں کہ جہاں قوم بننے کے لئے اور باتیں ضروری ہیں وہاں ایک یہ لازم نہیں۔ بلکہ لازم ہے اور ہمیں ساری باتیں آجاتی ہیں۔ دلمیں درد ہونا آدمی کو آدمی بنا دیتا ہے اور پھر جبکہ قوم کا درد ہو کہئے وہ اکسیر ہے کہ نہیں اور اگر قوم کا ہر

بے نظیر جیبی حمائل شریف مترجم - یہ حمائل نہایت ہی صحیح و خوشخط۔ عمدہ کاغذ نفیس چھاپہ جسکی صحت آٹھ مولویوں حافظوں قاریوں سے کرائی گئی ہے جنکی مواہیر حمائل کے آخیر میں ثبت ہیں منشی محمد عبد الغنی صاحب خلف الصدق منشی ممتاز علی صاحب مہاجر مکی مشہور خوشنویس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے ترجمہ مولوی شاہ عبد القادر صاحب دہلوی کا ہے متن کی عبارت پر خوشرنگ حنا کی گئی ہے۔ جلد نہایت عمدہ۔ باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ کچھ بھی نہیں۔ مجلد بمہر۔ غیر مجلد عہ ۴ر

المشتہر۔ منیجر اخبار وکیل امرتسر

ہر متنفس اس چوٹ کا مزا چکھے ہو۔ پھر کہو اوس قوم کو کیونکر ترقی نہ ہو۔ کیونکہ عروج کو زوال پہنچے۔ کیوں اوروں کے ستارے اوس نیر اقبال کے آگے نہ ٹمٹمانے لگیں۔ جب تک دردتھا اقبال تمام (عبدالرحمن شاہجہانپوری)

از گوالیار۔ تمام ماہ جولائی میں دورے میں رہنا سلئے کچھ تحریر نہ کرسکا۔ مگر اس ماہ میں چند ایسے دلچسپ حالات ہیں کہ اُنکا تحریر کرنا خالی از لطف نہیں۔

تشکر سے تخمیناً ۲۵ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ ہے جسکا نام گوہد ہے۔ یہ اسجگہ ایک علاج کی واسطے گیا تھا۔ قصبہ گوہد کسی زمانہ میں ریاست دھولپور کا پایہ تخت تہا اور اسمیں قلعہ ہے جس میں عمارت اگرچہ پائیدار بنائی گئی ہے۔ مگر تہذیبی و مضر صحت ہے۔ کیونکہ جو خشہ نشین و نشست گاہیں ومکانات وغیرہ بنائے گئے ہیں اُنمیں وہی روشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ سورج کی روشنی نہیں پہونچتی۔ مرہٹوں کا ستارہ برسر اقبال تہا اُنہوں نے گوہد کو فتح کرلیا۔ قلعہ میں بڑے بڑے گولے لگنے سے عمارت کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اور جہاں گولے لگ کر سوراخ ہوگئے ہیں۔ وہاں سے گزوں دیوار پھٹ گئی ہیں۔ گوہد کے چاروں طرف دروازے ہیں اور تمام شہر کی حدبندی کی گئی ہے۔ چند پرانی عمارات اور بازاروں کی بناوٹ سے اُس قصبہ کے عمدہ آباد ہونے کا خیال دلمیں گذرتا ہے۔ اب آبپاشی کا محکمہ ہونے اور مہاراجہ سندھیہ بہادر دام اقبالہٗ کی توجہ مبذول ہونے سے اُسکی ویران زمینیں ترقی یافتہ اور کاشتکاری و زراعت میں عمدہ اصلاح ہوگئی ہے۔ اسجگہ پانچ چہ روز خوب پانی برسا اور میلوں تک کہتیوں میں سوا دلدل اور پانی کے کچھ نظر نہیں پڑتا تھا۔ پانی کی کثرت کے سبب سے میں چار روز زائد گوہد میں مقیم رہا۔ ناچار ندی سے بذریعہ مشکوں کے پار اُترا اور مہاراجہ سندھیہ دام اقبالہٗ کی لائیٹ ریلوے Scindia Light Railway میں سوار ہوکر شکر آیا۔ یہ انتظام کرنے نہ پایا تہا۔ کہ جناب منشی حافظ محمد عبدالکریم صاحب انڈین سکریٹری واستاذ حضور قیصرہ ہند۔ سی۔ آئی۔ ای کے ایک رشتہ دار کی علالت کی اطلاع پہنچی اور مجھے بہت جلد آگرے جانا پڑا حافظ محمد عبدالکریم صاحب استاذ ملکہ معظمہ دام اقبالہا سے ملکر مجھے نہایت خوشی ہوئی وہ نہایت خلیق مسلمان اور پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔ مجھ سے نہایت ہی خلق اور معظم القدر اسلامی اخلاق سے ملے اور نہایت سنجیدہ گفتگو فرمائی اور مجھے مجبور کیا۔ کہ میں تین روز اور آگرہ مقیم رہوں۔ کیونکہ ۲۶ - جولائی سنہ ۱۹۰۶ء بروز پنجشنبہ کو اُنکی والد ماجد ڈاکٹر وزیر الدین مرحوم کے چہلم کی فاتحہ تھی۔ فاتحہ میں آگرے کی معززین اور یتیم خانہ کے یتیم بچے شریک تھے۔ نہایت مدارات سے اُنکے بہائی حافظ محمد عبدالعزیز صاحب تحصیلدار اور خود حافظ صاحب موصوف نے کھانا کھلوایا پہلے روز جب میں منشی عبدالکریم صاحب سے ملا تو ایک صاحب اُنکی والد کے انتقال کی تاریخ بھی نظم فرماکر لائے تھے اسکی اشعار صرف ایک مرتبہ سنے تھے آخری مصرعہ جس سے تاریخ نکلتی ہے مجھے یاد رہا ہے ؎

"دشہنشاہِ قوی کے لو وزیر الدین ہوئے یہاں"

ڈاکٹر وزیر الدین صاحب مرحوم نہایت خلیق اور پاکیزہ طبیعت کے شخص تھے۔ میں اُنسے نہیں ملا مگر تمام آگرے میں مینے ایسا ہی سنا ہے اُنکی انگلی میں ایک چھوٹی سی پہانس لگ گئی تھی اسنے یہاں تک طول کھینچا۔ کہ اسکی بیس وزیا کچھ کم وبیش بعد راہی ملک بقا ہوئے حافظ صاحب دہلی تشریف لے گئے اور جلد فروری کا مہینا انصرام کیا۔ انسان اگر اپنی زندگی پر غور کرے تو معلوم ہوگا کہ انسان سوائے درستی اخلاق اور قومی و ملکی خدمت کے اور کسی چیز سے عزت حاصل نہیں کرسکتا۔ اس چند روزہ زندگی میں دیدۂ عبرت کھولکر اگر دیکھا جاوے تو سوائے خدمت بندگان خدا انسانکی زندگی کا منشا اور کچھ نظر نہ پڑے گا۔ ؎

چھوڑو کہیں جلد مال و دولت کا خیال ✤ مہمان کوئی دن کے ہیں دولت ہو کہ مال
سرمایہ کرو وہ جمع جسکو نہ کبھی ✤ اندیشۂ فوت ہو نہ ہو خوف زوال

ناظرین اخبار دعائے فرماویں کہ اللہ جلت قدرتہ سب مسلمانوں کو اسلامی فرائض کا پابند اور اسلامی اخلاق سے آراستہ رکھکر سبکا حرمت سے خاتمہ بالخیر فرماوے۔ آمین۔ نیز خداوند کریم حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی عظیم الشان سلطنت کی فروغ اور مسلمانوں کی تعلیم و تربیت و عزو جاہ کی ترقی اور پوری آزادی قائم رکھے انگلستان کی تاریخ اور حضور قیصرہ ہند دام اقبالہا کی سوانح عمری میں یہ نورانی و روشن بات موجود ہے کہ ایسے عظیم الشان سلطنت کی قیصرہ کے استاذ ایک مسلمان شخص ہیں جنسے اسکو (دام اقبالہا) نہایت ہمدردی ہے۔

اسکے بعد میں تاج گنج دیکھنے گیا جو دنیا میں ایک بے نظیر عمارت ہے اور جس سے اسلامی جلال اور عظمت و شان نہایت حسرت انگیز پیرایہ میں برس رہی ہے۔ ؎

اُس عہد کا باقی کوئی سامان ہے نہ اسباب ✤ خوارے شکستہ ہیں تو سب حوض ہیں بے آب
وہ جام بلوریں ہیں نہ وہ گوہر نایاب ✤ وہ چلمن زرتار نہ وہ بستر کمخواب
ہنگامہ جو گذرا ہے سو افسانہ ہتا یا خواب ✤ یہ معرض خدام تھا وہ موقف حجاب
وہ بزم نہ وہ دور نہ وہ جام نہ ساقی ✤ ہاں طاق رواق اور در و بام ہیں باقی

یہ عمارت بھی اُن لاثانی عمارات میں داخل ہیں۔ جنکا نظیر مفت اقلیم اور روئے زمین پر موجود نہیں افسوس ہے۔ کہ میں اسوقت اُسکی پوری حالات لکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ بلکہ اسقدر بھی نہیں لکھ سکتا ہوں جسقدر کہ سمجھ آیا ہوں مگر چند باتیں میرے دوستوں کے لئے بالیقین دلچسپی کا باعث ہونگی یورپ میں صنعت نقاشی وغیرہ کو حیرت انگیز ترقی دیگئی ہے اور تمام مہذب ممالک کے لوگ خود رو قدرتی پودوں کی حالت ظاہر کرنے کے لئے نہایت عجیب و غریب منظر و تصاویر و سینریں تیار کرتے ہیں اور تکلف کی صنعت و نقاشی کو پسند نہیں کرتے مگر تعجب ہوتا ہے جبکہ تاج گنج کو دیکھا جاوے۔ کہ نہایت باریکی سے بالکل قدرتی طریقوں میں پھول پتوں اور شاخوں کی لوٹ پلٹ دکھلائی گئی ہے۔ اور سنگ مرمر جیسے سخت پتھر پر پھول کا کملا کر سکڑتا پتے کا جھک کر پھول پر گرپڑنا نہایت حیرت انگیز باریکی سے اُبھار کر دیکھایا گیا ہے۔ دروازے پر جو قرآن کریم کی سورتیں لکھی ہوئی ہیں اول تو دیسی موٹی قلم سے ایسے خوش خط لکھنے والے نہیں رہے اور جو لکھنو والا کوئی ہو بھی تو بھی تاوقتیکہ دس پندرہ اور صنعتیں مثل سنگ تراشی۔ نقاشی علم مرایا و مناظر وغیرہ کے نہ جانتا ہو تب تک نہیں لکھ سکتا۔ کیونکہ سنگ میں سنبر پتھر کے حروف وصل کئے ہیں۔ اول حروف کو بنانا اور پھر پتھر میں ویسا ہی کھودنا اور ابتدائی دروازے میں جس قلم سے لکھا ہے اسکو تبدیل دروازہ و محراب کی انچائی تک ایسی طور سے موٹا کرنا۔ کہ نیچے کے حروف اور اونچے کے حروف بالکل یکقلم معلوم ہوں۔ نہایت کامل صنعت گری ہے۔ کسی چھوٹی شئے پر ویسا ایک گلدستہ بنانا مشکل ہے چہ جائیکہ وہ اول صدہا قسم کے پتھروں کا بنوایا جائے اور پھر اسیکے مطابق پتھر میں کھود کر ایسی طرح

ترجمہ اردو سفرنامہ محمد ابن جبیر اندلسی۔ یہ وہ نادر زمانہ ہے کہ جسکی عربی کی کاپی ہی میسر نہ تھی۔ اب اردو میں موجود ہے۔ ۵۷۸ھ ہجری سے ۵۸۰ھ ہجری تک کے حالات سفر اس خوبی سے کہ آجتک کسی مورخ نے نہیں لکھی ہر شہر اور قصبہ کے حالات بہت شرح وبسط سے لکھتا ہے یہ سیاح ابن بطوطہ سے سو برس پہلے تہا۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی تو ایک ایک چیز ناپ تول کر لکھی ہے کاغذ اعلیٰ درجہ کا چھپائی عمدہ۔ تحریر بے نظیر قیمت علاوہ محصول (۷) ۔

المشتہر۔ حافظ احمد علی خاں شوق مالک مطبع احمدی ریاست رامپور کوچہ لنگر خانہ

جون اور جولائی کے مہینوں میں ہمارے بچے کے دانت نکل رہے تھے۔ جس سے اسے اسہال جاری ہوگیا تھا اور معدہ میں خرابی پڑگئی ہے۔ دن میں اسی پانچ سے لیکر آٹھ مرتبہ تک اجابت ہوتی ہماری گھر میں چیمبرلین کی دوائی قولنج وہیضہ و اسہال Chamberlains Colic, cholera & Diarrhea Remedy. موجود تہی اسمیں سے چار قطرہ کچھ پانی میں ملاکر پلا دیئے جس سے اسے فی الفور آرام ہوگیا۔ راقم راو۔ پی۔ ایم۔ ہال۔ ڈی سال ڈمنگ ضلع انبالہ پنجاب

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے۔

وصل کیا جاوے کہ اسکی سطح بالکل درست ہو۔ گلاب وغیرہ کے پھول کی جو رگیں دکھلائی ہیں وہ بذریعہ سنگ سلیمانی اسکی رگوں وخطوط والے مقامات کی ذریعہ سے دکھلائی ہیں۔ عمارت کا تناسب اور گنبد ومینار وصحن ومکانات کی موزونیت ایسی ہیں کہ اب ایسی فہیم ضائع دینا شاید پیدا نہ کرسکیگی روضہ کے دونو طرف مسجدیں ہیں دونو بالکل ایک صورت کی ہیں جیسے چہار پہ خانہ کے دو چہیے ہوئے کاغذ۔ قبروں کے اردگرد جو نہایت عجیب طرز کے صحن و کوٹھریوں ودرستوں والے مکانات بنے ہیں وہ بالکل ایسے ہیں کہ جیسے ملکوتی صفات کے لوگوں نے بنائے ہوں۔ کیونکہ جس طرز کا ایک مکان اور اسکا صحن اور اردگرد کے پیچدار مکانات ہیں ویسے دوسری مکان کی صورت ہے اور اسی طرح دس بارہ کے قریب ہیں۔ اگر ایک سے دوسری میں چلے جاؤ تو تمیز نہیں ہوتی کہ یہ پہلا مکان ہے یا کہ دوسرا۔ کسی جگہہ ذرہ برابر بھی غلطی نہیں۔ قبروں میں نہایت خوش خطی سے خدا کے نام قیمتی پتھروں کی سیاہی سے سنگ مرمر کے کاغذ پر لکھے گئے ہیں اور قرآن کریم کی نہایت ہی عبرت انگیز اور دل ہلا دینے والی آیات لکھی گئی ہیں۔ یہ بھی لکھا ہے۔ ما الحیوٰۃ الدنیا الا متاع الغرور۔

میں جسوقت تہ خانہ میں گیا۔ جہانکہ ممتاز محل نوراللہ مرقدہٗ وشاہ جہان بادشاہ غازی طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ مدفون ہیں تو چونکہ اول میرے قلب پر باہر کی عمارات دیکھکر نہایت اثر ہو چکا تھا اسوقت قبروں کے پاس کھڑے ہوئے نہایت بیبسی و بے ضبطگی سے ایسا رونا آیا کہ میں اپنے آپکو نہ سنبھال سکا۔ بعد میں مینے کہا۔ کہ ای عالی قدر بادشاہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

یغفر اللہ لنا ولکم وانا انشاء اللہ بکم لاحقون۔

اسکے بعد میری آنکھوں سے نہایت بے اختیاری سے کثرت سے آنسو جاری ہوگئی اور میں قبروں پر لکھے ہوئے حروف بھی پڑھنے سے معذور رہ گیا اسوقت میں نے بجناب باری عز اسمہٗ دعا کی کہ خداوند کریم جملہ مسلمانوں کو اپنی جوار رحمت میں رکھے اور خداوند کریم ہم مسلمانوں کی حریت کو ہمیشہ سرسبز قائم ودائم رکھے۔ بادشاہ کی قبر پر جسب ذیل عبارت لکھی ہے جو میں اپنی آنکھیں پونچھہ کر پڑھی اور پنسل سے ایک کاغذ پر نقل کی

---

* مرقد منور ومضجع مطہر بادشاہ رضوان دستگاہ خلد آرامگاہ اعلیحضرت علیین مکانی فردوس آشیانی صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ در شب بست وششم شہر رجب سنہ ہزار وہفتاد وشش ہجری از جہان فانی تا دیر نیگاہ جاودانی انتقال کردند۔"

ممتاز محل نوراللہ مرقدہا کی قبر پر ۱۰۴۱ھ ہجری کندہ ہیں۔ شکر ہے کہ لارڈ کرزن بہادر بالقابہ ادام اقبالہٗ کو قدیم عمارات کی سرسبزی کا کہنا اور انکی مرمت کا بہت بڑا خیال ہے چنانچہ کئی مقامات پر مرمت ہو چکی ہے واقعی یہ ہے کہ روئے زمین پر اب ایسی عمارت موجود نہیں۔ قدیم زمانہ میں یہی علوم وفنون میں لوگوں کو ایسا کمال حاصل تھا۔ کہ اس ترقی یافتہ زمانہ میں حکمار کو حیرت ہوتی ہے۔ جیسا کہ اہرام مصری کی نسبت لکھا ہے کہ اسوقت علم جر ثقیل نہایت ترقی پر ہوگا۔ کیونکہ بغیر علم جر ثقیل ایسے بڑے پتھر اوپر نہیں جاسکتے ہیں۔ ایسی ہی تاج گنج میں میناروں پر نہایت وزنی پتھر اوپر لگی ہیں۔ یہ مصری تین مینار ہیں اور سب سے بڑا مینار ۴۸۰ فٹ لمبا ہے یعنے قطب صاحب کی لاٹ سے دوچند اور اسکے نیچے کا چبوترہ یکا ہر ایک ضلع سات سو چونسٹھ فٹ اور اسکا مکعب آٹھ کرور نوے لاکھہ فٹ ہے لکھا ہے کہ اسکی تعمیر کے واسطے ایک لاکھ آدمی بیس سال تک کام کرتے رہے تھے۔ اسکی قدامت کا یہ حال ہے کہ انکی قدامت طوفان نوح سے بھی پیشتر بتلائی جاتی ہے۔ مگر امر یقینی ہے یونان کی علمی ترقی سے پہلے کی ہیں کیونکہ حکیم جالینوس نے اپنی تصنیف میں اسکا تذکرہ کیا ہے۔ ۵۹۳ء میں جب سلطان صلاح الدین کے بیٹے

ایک پادری کا نیک نام۔ پادری ای۔ اے۔ پاور سان امپیریا ضلع کان لکھتے ہیں۔ مجھہ صفراوی قولنج کا ایکدفعہ سخت حملہ ہوا مینے چیمبرلین کی دوائی قولنج وہیضہ واسہال کی استعمال کی ہے۔ اسنے جواب دیا۔ کہ نہیں یہ سنکر میں گھر سے اپنی بوتل لے گیا۔ اور اپنے ہاتھ سے ایک خوراک دی اور کہا۔ کہ اگر اس سے افاقہ نہ ہو تو پندرہ منٹ کے بعد دوسری خوراک پینا۔ لیکن اُسے پھر دوائی پینے کی ضرورت نہ پڑی۔ ایک ہی خوراک سے بالکل چنگا بھلا ہوگیا۔

Chamberlains Colic, Cholera & Diarrhoea Remedy.

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے۔

انکو برباد کرنا چاہا تھا۔ تو بڑے بڑے سنگتراش اور نقب زن آٹھ ماہ تک کھودتے رہے اور لاکھوں روپیہ صرف ہوا۔ مگر اوپر کی استرکاری ہی پوری طور سے خراب نہ ہوئی۔ اس امر پر نہایت تعجب ظاہر کیا گیا ہے کہ پتھر وغیرہ ایسی مضبوطی سے جڑے گئے ہیں کہ چونہ یا مصالحہ کا اثر بھی معلوم نہیں ہوتا اور ہزار ہا برس میں بال برابر بھی کہیں درز پیدا نہ ہوئی۔ خداوند کریم کی ابدی وازلی ذات کے سوا کچھہ باقی نہ رہیگا۔ کیسے کیسے لوگ دنیا میں آکر چل بسے انکی یادگاریں اس چند روز زندگی پر عجیب تاثیریں ڈال رہی ہیں۔ جس جگہہ جس بات یا جس قیام پر غور کیا جاوے سوائے استعجاب اور کچھ حاصل نہیں ہوتا

گلشن میں پھروں کہ سیر صحرا دیکھوں　　یا معدن وکوہ دشت ودریا دیکھوں
ہر جا تری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے　　حیران ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

خاکسار حکیم سید احمد حسین۔ لالہ کا بازار۔ لشکر۔ گوالیار

تعبیر رویا کے متعلق ایک استفسار

{ وکیل امرتسر مطبوعہ ۹ جولائی سنہ ۱۹ء صفحہ ۸ سطر ۳۶ پر ایک عرضہ ہو چکا ہے نگاہ پڑی تھی میں اسوقت دو ایسے بزرگوں کا پتہ بتا سکتا ہوں۔

اوّل حضرت پیر جی سید شاہ سرفراز علیصاحب نقشبندی القادری مدظلہ العالی۔ آپ کمالات صوری ومعنوی میں یگانہ روزگار ہیں۔ نسب شریف حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی رحمہ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے آپ شرع شریف کے پابند اور صاحب خدمت ہردوئی ہیں۔ بعد تحصیل علوم دہلی سے ہردوئی تشریف لائے اور ملازمت گورنمنٹ انگلشیہ اختیار کی۔ ۳۲ برس ملازمت کرکے پنشن لی اور وہیں بموجب ارشاد مرشد برحق بود وباش اختیار کی اصل مسکن دہلی ہے۔ غدر ۵۷ء میں بی خانماہوکر ہردوئی کا رخ کیا۔ اور اب تک وہیں تشریف فرما ہیں۔

حضرت مولانا محمد مسعود شاہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ علیہ کے خلیفہ وجانشین ہیں۔ آخری اجازت آپکو ہی ہوئی۔ پھر کوئی خلیفہ نہیں ہوا۔ آپ کی سند مبارک میں حضرت مولانا رحمہ اللہ علیہ اقام فرماتے ہیں کہ ہر کہ با سرفراز علی محبت کند۔ واصل بالله خواہد شد۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی رحمہ اللہ کی خدمت میں جو صاحب قرب وصال مولانا آتے تھے۔ ارشاد ہوتا تھا کہ سید زادہ کی خدمت میں حاضر ہو نعمت لٹ رہی ہے۔ اور اکثر مریدین وطالبین سے ارشاد ہوا کہ وہیں حاضر ہو۔ اللہ اللہ۔ ہردوئی میں ۳۲ برس قیام ہوا اور اب تک وہیں قیام ہے۔ لیکن تین وصف آپکے ہر فرد بشر سے سنے گئے۔ اول یہ کہ تمام عمر ملازمت کی۔ اور رشوت نہیں لی۔ دوسرے حیلتاً بھی صریحاً جھوٹ نہیں بولے۔ تیسرے پابند شرع شریف رہے۔ ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہے۔ یہ سب خداداد ہے۔ تعبیر رویا ایک معمولی بات ہے۔

دوم حضرت مولانا مولوی سید فضال الحق صاحب نقشبندی القادری ادام اللہ برکاتہم آپ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اولاد اکبر سے ہیں۔ شاہ اکبر بادشاہ کی عطیہ معافی آپکے خاندان میں اب تک قائم ہے۔ علم حدیث وفقہ وطب۔ مکہ معظمہ میں سند کی۔ اور درس وتدریس سے بھی شوق رکھا۔ علم کیمسٹری کے بادشاہ ہیں۔ اس فن میں آپ کی تصنیف بزبان فارسی بعید ہے۔ اسکی زبان فارسی ہے اور اصطلاح علم کیمیائی مغربی اور خیالات تصوف ہیں۔ میری نگاہ سے

ایسی کتاب ابتک نہیں گذری کہ جو جامع اور مانع ہو۔ جھوٹ کو دخل نہیں سچ کے اظہار سے پرہیز نہیں۔ آپنے چھ مہینہ میں حفظ کلام شریف کیا اور محراب سنائی۔

علم ریاضی میں خاص دستگاہ ہے۔ ہر علم میں ید طولے رکھتے ہیں۔ حاجت عرض و معروض نہیں قبل از غدر ۱۸۵۷ء زیر جامع مسجد دہلی مکان تھا۔ اب دولتخانہ عالی قصبہ بلول ضلع گورگانوہ محلہ قاضی واڑہ ہے۔ اسوقت آپ پیلی بھیت میں تشریف فرما ہیں۔ آپکی کرامتیں جو ظہور میں آئی ہیں لائق بیان نہیں صرف ملاقات پر موقوف ہے۔ تبحر و یا خداداد ہے۔ اس کے اظہار کی زیادہ حاجت نہیں۔

آپ حضرت مولانا محمد مسعود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں اور حضرت پیر جی سید شاہ سرفراز علی صاحب مدظلہ العالی سے ہر دو خاندان میں صاحب اجازت ہیں۔ (از جدید نور خریدار ۱۹۰۵ء)

جلسہ پنجاب زمینداری ایسوسی ایشن

بوقت ۹ بجے صبح ۲۹ - جولائی ۱۹۰۷ء دفتر پنجاب زمینداری ایسوسی ایشن ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں ایسوسی ایشن کا جلسہ منعقد ہوا جسمیں صاحبان ذیل شامل تھے۔

ملک یار محمد لٹی۔ ملک جمعہ خان۔ ملک صالح محمد لٹی۔ ملک امام بخش۔ چودھری بنوں رام جاولہ مسٹر ٹھلرام ایم آر۔ ای۔ ایس آنریری سکرٹری۔ ملک سوہارا لٹی ممبران و سید مرید شاہ نمبردار موضع لنڈی تحصیل بھکر و سید حسین شاہ زمیندار تحصیل ڈیرہ۔ و منشی محمد سعید زمیندار ضلع گوجرانوالہ و منشی برج لعل منیجر اخبار دولت ہند۔ و ملک شیرا و ملک ڈنا وغیرہ وغیرہ۔

ملک یار محمد لٹی اس جلسہ کے پریزیڈنٹ مقرر ہوئے (۱) ملک جمعہ خان نے تجویز پیش کی کہ پنجاب زمینداری ایسوسی ایشن کیطرف سے ایک زراعتی کانفرنس اور نمایش گاہ منعقد کیجاوے جسمیں پنجاب کے کل رئیسان و ذیلداران و معزز زمینداران شامل ہوں اور اس کانفرس میں زراعتی مضامین پر شمالہ پنجاب کے ضلعوں اور تحصیلوں میں وزن ہائے اور پیمانہ جات کا اختلاف وغیرہ اور انکے یکسان کرنے کے لئے تجاویز سوچی جاویں بحث ہوں۔ اور نیز اس زراعتی نمایشگاہ میں نئے ترقی شدہ آلات کشاورزی و عمدہ تخم ہائے زراعتی پیداوار دکھلائے جاویں۔ تاکہ پنجاب کے رئیس اور زمیندار صاحبان زراعت کی ترقی کیطرف کافی توجہ دیں۔ ملک صالح محمد زمیندار ڈیرہ نے تائید کی اور بالاتفاق قرار پایا۔ کہ پنجاب کے کل رئیسوں اور زمینداروں کی ایک زراعتی کانفرنس اور نمایشگاہ منعقد کیجاوے۔

(۲) آنریری سکرٹری نے تجویز پیش کی۔ کہ خان بہادر غلام احمد خاں صاحب مشیر مال ریاست جموں و کشمیر کی خدمت میں درخواست کیجاوے کہ وہ مہربانی کرکے اس زراعتی کانفرنس کے پریزیڈنٹ ہونا منظور فرماویں اور اس زراعتی کانفرنس کو کھولیں۔ ملک جمعہ خان نے تائید کی اور بالاتفاق قرار پایا۔ کہ خان بہادر غلام احمد خانصاحب مشیر مال کی خدمت میں اس امر کی درخواست کی جاوے

(۳) آنریری سکرٹری نے تجویز پیش کی۔ کہ رائے بہونید اس صاحب ایم۔ اے نائب مہتمم بندوبست جہلم و رائے بہادر لالہ ہرچند صاحب وائس پریزیڈنٹ ملتان میونسپل کمیٹی و دیوان جگناتھ صاحب رئیس ڈیرہ۔ اس ایسوسی ایشن کے وائس پریزیڈنٹ کئے جاویں۔ ملک یار محمد پریزیڈنٹ جلسہ ہذا نے تائید کی اور بالاتفاق قرار پایا۔ کہ صاحبان مذکورہ بالا پنجاب زمینداری ایسوسی ایشن کے وائس پریزیڈنٹ منتخب کئے جاویں۔ اور صاحبان ذیل کی خدمت آنریری سکرٹری باضابطہ اطلاع دیں۔

(۴) سید آغا حسین صاحب جاگیردار مونہہ تحصیل بلب گڈھ۔ و لالہ برکت رام صاحب سب رجسٹرار و وکیل چیف کورٹ پنجاب زمیندار گوجرانوالہ و سید مرید شاہ نمبردار لنڈی تحصیل بھکر و سید حسین شاہ و منشی محمد سعید زمیندار گوجرانوالہ و سید محمود علی شاہ و منشی برج لعل و ملک شیرا۔ و ملک ڈنا کی درخواستیں واسطے شامل ہونے پنجاب زمینداری ایسوسی ایشن کے پیش ہوئیں۔ ملک امام بخش نے تجویز کی اور پریزیڈنٹ جلسہ ہذا ملک یار محمد نے تائید کی کہ صاحبان مذکورہ ممبران ایسوسی ایشن منتخب کئے جاویں۔ اور انکو باضابطہ اطلاع انریری سکرٹری صاحب دیویں۔

(۵) چند ممبران کی درخواستیں واسطے عطا قرضہ از پنجاب زمینداری ایسوسی ایشن واسطے خرید بیلوں اور تخم کے پیش ہوئیں۔ چودھری بنوں رام نے تجویز کی کہ اول آنریری سکرٹری ہر ایک درخواست کی بابت دریافت کرکے مفصل رپورٹ پیش کرے اور یہ عرضیاں بمعہ رپورٹ آنریری سکرٹری جلسہ آئندہ میں پیش ہوں۔ سید مرید شاہ نمبردار نے تائید کی اور بالاتفاق قرار پایا۔ کہ یہ عرضیاں بابت عطا قرضہ کی بمعہ مفصل رپورٹ آنریری سکرٹری کے جلسہ آئندہ میں پیش ہوں۔

(۶) آنریری سکرٹری نے تجویز پیش کی کہ جلسہ ہذا کی کارروائی پنجاب کی اخبارات میں واسطے چھپنے کے ارسال کیجاوے۔ ملک جمعہ خاں نے تائید کی اور بالاتفاق قرار دیا۔ کہ پنجاب کی اخبارات میں جلسہ کی کارروائی بھیجی جاوے اور پنجاب زمینداری ایسوسی ایشن ان اخبارات کا نہایت شکریہ ادا کریگی جو اس جلسہ کی کارروائی کو درج فرماویں گے۔

(آپکا نیازمند۔ ٹھلرام ایم۔ آر۔ ای۔ ایس۔ انریری سکرٹری پنجاب زمینداری۔)

جامع مسجد کراچی

ہمارے دوست سیٹھ عبدالشکور ولد عبدالقادر نے اخبار اسلام (گجراتی بمبئی) میں ایک مضمون شائع کروایا تھا۔ جسکے اوپر کا ہیڈنگ کراچی میں مولود شریف تھا۔ جسمیں مرقوم تھا۔ کہ مسجد شریف کا نل (جو حوض کے اوپر ہے) بسبب خراب ہونے کے بڑی دقت نمازیوں کو ہوتی ہے۔ مذکور دوست نے دیگر نل ڈلوانے کے واسطے خاص سیٹھ حاجی محمد مولیڈنہ کو عرض کیا تھا۔ کہ نل دوسرا ڈلنا چاہیئے۔ اب بفضل خدا نل بنکا دوسرا آیا اور حوض بر نیز ہو گیا۔ آفرین ہو سیٹھ حاجی الہرکھیہ رحمۃ اللہ اور سیٹھ حاجی محمد مولیڈنہ پر جنہوں نے کمر ہمت کی باندھکر یہ کار خیر کئے۔ میں ایک اور عرض کرتا ہوں کہ مسجد شریف مذکور کے دروازے کے پاس سیدھے ہاتھ کیطرف پارسیوں کے کاکوس خانے کی دو کھڑکیاں ہیں علی الخصوص جسوقت بھنگی پاخانہ صاف کرتا ہے اسوقت بڑی بدبو نکلتی ہے جس سے نمازیوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے میں سب صاحبوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ کھڑکیوں کے بند کرنیکی کوئی تجویز ہو جائے تو بڑا اجر تم لوگوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ عنایت فرمائیگا۔ یا یہ گھر جو پارسیونکا ہے مول لیکر باغ بناڈالیں تاکہ حوض کا پانی ہمیں چلا جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس بات پر ہمارے معزز صاحب توجہ کرکے اجر عظیم حاصل کرینگے۔ امید کہ یہ ایک سختی بھی آسان ہو جائے گی۔

مصنوعی آنکھ - ہماری کارخانہ میں خالص پتھر کی ولایتی دانت خوبصورت اور مضبوط جو کہ منہ میں لگانیسے مثل قدرتی دانتوں کے دکھائی دیتے ہیں بلکہ جنسی قریباً ہر ایک چیز کمیابی اور جانچی جاتی ہے لگائی جاتے ہیں اور قیمت بھی بہ نسبت انگریزوں کی بہت کم رکھی ہے۔ ہمارے پاس بطور نمونہ ہزارہا سائیکٹ یورپین و دیسی افسران و سوداگران کے موجود ہیں

مصنوعی آنکھ ساخت امریکہ آنکھ مصنوعی بوشل گلاس بنی ہوئی ایک چشم کو قدرتی عیب کے چھپانے کے لئے عمدہ چیز ہے مثل اصلی آنکھ کی پتلیاں ہر رنگ کی سرخ ڈوریاں پڑے ہوئے ہیں بغیر تکلیف حلقہ چشم کے اندر بٹھائی جاتی ہے مشکل تمیز ہوتی ہے کہ یہ آنکھ قدرتی ہے یا مصنوعی۔ **نوٹ** - نقلی دانت و آنکھ عورت لگاتی ہے۔ پیرو رنجات کیواسطے خاص اہتمام ہے

المشتہر ڈاکٹر جلال الدین و محمد الدین دندان ساز۔ ساکن قصور حال وارد امرتسر پنجاب بازار نیچہ بندان متصل ڈیوڑھی کرموں۔ جواب طلب امور کیلئے آدھ آنہ کا ٹکٹ جوابی کارڈ آنا چاہیئے

میرا بچہ مرض اسہال سے سخت بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹر کے معالجہ سے اسکے کچھ افاقہ نہ ہوا بطور آخری تدبیر ہم نے چیمبرلین کی دوائی واسہال و قولنج Chamberlains Colic, Cholera & Diarrhea Remedy کا استعمال کیا اور اس سے یک لخت کامل شفا ہو گئی۔

راقم جے۔ ایچ۔ وڈکسا۔ ساکن ولیز ضلع اڈریگان۔

یہ دوائی شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات مگھریزی ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

اسلامی خبریں

فہرست ترجیحی مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ جو دفتر اخبار وکیل میں موصول ہوا

میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۰۹ء سال ۶۳۹ھ

منشی محمد حسن خان صاحب دوکاندار۔ فلام۔ اپر برہما۔ - - - - - عدد روپیہ

(میزانکل سمالہ ۶۵۱/۲)

قسطنطنیہ میں دو کارخانوں کے ایجنٹوں میں سخت جھگڑا ہو رہا ہے انگریزی کارخانہ آرم سٹرانگ اور جرمن کارخانہ کرپ توپ سازی کے وکلا قسطنطنیہ میں موجود ہیں اور توپوں کی آرڈر لینے کیلئے باہم جھگڑا کر رہے ہیں۔ پال مال گزٹ لکھتا ہے کہ عام طور پر لوگ جانتے ہیں کہ سلطان ترک انگریزی کارخانوں کیطرف کس نظر سے دیکھتے ہیں اور انہیں اگر موقع ملتا ہے تو کتنا نقصان پہونچاتے ہیں جسکی نظیر صاحبان آرم سٹرانگ لندنی موجود ہیں۔ اسکی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ایک مہینہ کا عرصہ ہوا کہ سلطان ترکی نے جنوا کے کارخانہ انسالڈو کیساتھ آٹھ آہن پوش جہاز ونکی مرمت کا ٹھیکہ کیا یہ جہاز مدت سے شاخ زرین یا گولڈن ہارن میں بیکار پڑے ہوئے تھے پھر اسی زمانہ میں ایک سرکاری "ارادہ" جاری ہوا جس میں وزیر بحریہ کو ہدایت کیگئی کہ ان جہازوں کی مرمت کا ٹھیکہ صاحبان کرپ کو دیدیا جائے۔ حسن پاشا نے آرم سٹرانگ کے وکیل کو اطلاع دی کہ ٹھیکہ کرپ کو دینے کا حکم ہوا ہے اور ہمیں اسمیں کچھ نہیں کر سکتا تاہم خوب گفتگو ہوئی اخیر ایک خاص کمیشن اس معاملہ کو طے کرنیکے لئے مقرر ہوئی صاحبان کرپ نے کمیشن میں درخواست پیش کی کہ ہم چھ لاکھ اسی ہزار پونڈ میں مرمت کا ٹھیکہ لیتے ہیں۔ فوراً آرم سٹرانگ کے ایجنٹ کو اسکی اطلاع ہوئی اس نے فی الفور کمیشن میں یہ درخواست پیش کی کہ پانچ لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ میں ٹھیکہ لیتے ہیں۔ چونکہ رقم میں ایک لاکھ بیس ہزار پونڈ کی تخفیف ہو چکی تھی کمیشن نے متفق اللفظ سلطان المعظم کیخدمت میں رپورٹ کر دی کہ ہم سب اسپر متفق ہیں کہ بجائے کرپ کے آرم سٹرانگ کو ٹھیکہ دیا جائے کیونکہ یہ کارخانہ بہت نامور ہے اور رقم بھی بہت کم کرتا ہے۔ کمیشن کی یہ رپورٹ دیکھکر سلطان المعظم نے کمیشن کو موقوف کر دیا اور اس معاملہ کو چند پاشاؤں کی سپرد کر دیا انہوں نے بھی متفق اللفظ انگریزی کارخانہ کو ٹھیکہ دینے کی سفارش کی۔ اسی اثنا میں وزیر بحریہ نے کرپ کے ایجنٹ کو طلب کیا اور کہا کہ تم قیمت کیوں نہیں کم کر دیتے۔ ایجنٹ نے جواب دیا کہ اس معاملہ میں میں آپ سے بات نہیں کرتا سفیر جرمنی بذات خود سلطان المعظم سے اس کو طے کریگا۔ شہنشاہ جرمنی کا براہ راست سلطان پر اسقدر اثر ہے کہ غالباً یہ ٹھیکہ کرپ ہی کو دیا جائیگا سفیر انگریزی نکولسن اوکانر نے خود سلطان المعظم کو کہا کہ انگریزی کارخانہ کو جب فائدہ ہوتا ہے کیوں نہیں ٹھیکہ دیا جاتا اس پر سلطان المعظم نے یہ جواب دیا کہ یہ معاملہ کمیشن کی سپرد ہے جو کچھ وہ فیصلہ کریگی وہ ہی ہوگا میرا اس سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ اس بات کی شہرت عام طور پر تمام یورپ اور امریکہ میں ہو گئی ہے +

یکم جولائی کو جلال التواب نے ڈیوک اوف ارلینز اور انکی بیگم کو قصر یلدز میں بوقت شب دعوت دی۔ چونکہ ڈیوک اب قسطنطنیہ سے جانے والے تھے اس لئے انہوں نے سلطان المعظم سے رخصت حاصل کی۔ جلال التواب نے طبقہ اول نشان عثمانیہ ڈیوک کو اور طبقہ اول نشان شفقت انکی بیگم صاحبہ کو عطا کیا۔ آنجناب نے ڈیوک کے متعلقین کو بھی تمغے عطا کئے ہیں +

کمانڈر

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے خدیو کو طبقہ وکٹوریہ کراس کا نائیٹ گرانڈ بنایا ہے +

مقتول شاہ اٹلی کا ولی عہد اور اسکی بیگم جو شہزادہ مانٹی نیگرو کی بیٹی ہے پچھلے دنوں جنوبی یورپ کی سیاحت کرتے ہوئے قسطنطنیہ گئے اور سلطان کی مہمان رہے۔ چنانچہ ولی عہد کو اپنے باپ کے قتل ہونے کی خبر تھنز کے بندرگاہ پایرس میں ملی۔ جہاں وہ قسطنطنیہ چند روز رہنے کے بعد آئے ہوئے تھے +

مکہ ریلوے کے لئے ایشیا کوچک کے شہر بروسہ میں وسط جولائی تک پچھتر ہزار پونڈ چندہ جمع ہو چکا تھا +

سلطنت عثمانیہ میں ۱۲۹۴ھ ہجری سے لیکر مئی ۱۳۱۶ھ ہجری تک دیگر ممالک سے گیارہ لاکھ مسلمان ہجرت کر کے آئے ہیں۔ ان میں ہندوستانی کوئی نہیں مگر چار چینی شامل ہیں ۱۳۱۵ھ و ۱۳۱۶ھ ہجری میں صرف کریٹ سے پینتیس ہزار مسلمان ہجرت کر کے آئے +

مارشل جواد پاشا سالار افواج شام سخت بیمار ہو جانیکی وجہ سے حسب الحکم سلطانی براہ بیروت جہاز پر آخیر جون کو قسطنطنیہ پہونچ گئے۔ مارشل شاکر پاشا جواد پاشا کے چھوٹے بھائی اور تین مستند ڈاکٹر ساتھ آئے۔ پاشا ممدوح کو ۱۸ جولائی کے اخبارات کی رائے کے مطابق اب کلی صحت ہو گئی ہے۔ جلال التواب نے اپنے سابق وزیر اعظم اور قابل معتمد مارشل کے معالجہ کیلئے خاص سلطانی اطبا مامور فرمائے اور ہر روز دن میں کئی کئی مرتبہ خاص درباری بھیجکر مزاج پرسی کرتی رہے۔ اور ۱۳ جولائی کو شہزادہ برہان الدین کو عیادت کے لئے بھیجا۔ اس توجہ گرامی نے عمدگی معالجہ کیساتھ ملکر مریض کی بحالی صحت میں کچھ کم مدد نہ دی +

اعلیحضرت سلطان المعظم ۱۱ ربیع الاول کو بہ تقریب ولادت حضرت سرور کائنات جامع حمیدیہ کو تشریف لے گئے۔ اور سلطانی مقصورہ میں ایک گھنٹہ کے قریب رونق افروز رہکر میلاد شریف سنتے رہے۔ شیخ الاسلام نے اس موقعہ پر چند خوردنی تحائف جو امیر مکہ نے ارسال کئے تھے پیش کئے۔ جلال التواب نے انمیں سے ایک خرما اور کچھ شکر تناول فرمائی۔ باقیماندہ وزراء و اعیان مجلس میں تقسیم کیگئی۔ اسدن محل ہمایون میں بخاری شریف کا ختم ہوا۔ اور اس تقریب سعید کی خوشی میں دار الخلافہ کی جیل سے تمام ایسے قیدی جو میعاد کا دو ثلث بھگت چکے تھے رہا کئے گئے +

بالبعالی نے ایک جرمن پروفیسر کو سمرنا کے متصل جزیرہ کوس میں جو حکیم بقراط کا مولد ہے آثار قدیمہ کی تلاش کی اجازت دی ہے +

سلطنت سے مکہ معظمہ کیطرف تار برقی لائین بنانیکا کام شروع ہو گیا ہے تار کی مقدار عظیم اور تمام مطلوبہ آلات یورپ سے براہ بیروت و دمشق صادق پاشا المویدالی اہتمام کو پہونچ گئے ہیں۔ تار بچھانیوالوں کی بحافظت کیلئے دو پلٹنیں ہمراہ ہیں ان سب کو معمول سے تگنی تنخواہ ملا کریگی +

بلاد عثمانیہ سے پہلے عرب گھوڑوں کی برآمد کی قطعی ممانعت تھی پچھلے برس سے ممانعت ہٹا کر فی اسپ ۷۵ روپیہ محصول برآمد مقرر کیا گیا۔ مصر، کریٹ اور جزیرہ ساموس اس قاعدہ سے مستثنیٰ رکھے گئے تھے اب ان ملکوں کو بھی جو گھوڑے جائیں گے۔ انپر یہ محصول لیا جائیگا +

شاہ ایران ۱۷ جولائی کو سینٹ پیٹرزبرگ پہونچ زار روس استقبال کیلئے ریلوے سٹیشن پر موجود تھا۔ جہاں سے دونوں بادشاہ ایک کھلی گاڑی میں بیٹھکر سرمائی محل کو گئے شہنشاہ بیگم نے محل کے دروازہ تک استقبال کیا۔ بمقام تفلس علاقہ قاف کے مسلمانوں اور روسی گورنمنٹ کیطرف سے مرزا عبد السلام شیخ الاسلام علاقہ نے مندرجہ ذیل ایڈریس بزبان فارسی پڑھا:۔

بخاک پائے بیضا ضیاء اعلیحضرت اقدس شہنشاہ افخم اعظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ عرضہ می دارد۔ نشاط و ابتہاجیکہ دریں موقع مغتنم از قدوم میمنت ملزوم اعلیحضرت اقدس شاہنشاہی دلہا را حیات تازہ بخشیدہ بطوریست کہ زبان از وصف مراتب آن قاصر و عاجز است۔ ہمیں قدر فریضہ مقدسہ خود را عن صمیم القلب ادا مینمایم کہ خداوند بخشندہ بے منت ایں سفر بہجت اثر اعلیحضرت اقدس ہمایونی را مبارک و مسعود فرمودہ ذات ملکوتی صفات اقدس انور مانند آفتاب جہانتاب چنانچہ از افق خاوری طالع و ساطع ہست باکمال سعادت و رفاہیت سیر و سیاحت عوالم باخترنمودہ باز باافق خاوری راجع و ساطع انوار معارف و علوم و مروج مراسم معدلت و حقایق دیانت باشند۔ و ایں اتحاد و یگانگی دیرینہ کہ فیما بین اعلیحضرت امپراطور روس و شاہنشاہ افخم ایران موجود ہست مستمر و برقرار بماند۔ آمین شیخ الاسلام مملکت زاقفقاز عبد السلام آخوندزادہ۔

ایڈریس ختم ہونے پر روسی گورنر اور تمام حاضرین نے باواز بلند ہمراہ کا نعرہ لگایا۔ جلال التواب شیخ الاسلام سے چند منٹ بتوجہ تمام تکلم کرتی رہے اور اسے ایک انگشتری مالیتی پانچ ہزار روپیہ عطا فرمائی +

مسجد حجفری کے مقدمہ میں مسٹر لیسین خان صاحب جج نے چار ملزموں کو بری۔ چار کو چھ چھ ماہ قید سخت ۴۵۰ روپیہ ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا ہے۔ ۴۵۰ روپیہ جرمانہ نہ ادا کرنیکی صورت میں ایک ایک ماہ قید محض اور ایک کو ۵۰۰ روپیہ جرمانہ نہ ادا کرنیکی صورت میں ایک ماہ قید محض اور ایک کو ۱۰۰۰ روپیہ جرمانہ نہ ادا کرنیکی صورت میں دو ماہ قید محض اور ایک کو ۵۰ روپیہ جرمانہ نہ ادا کرنیکی صورت میں ایک ماہ قید محض کی سزا دی ہے۔ ۴۵۰ روپیہ جرمانہ ادا ہو چکا ہے۔ ۱۰۰۰ روپیہ جرمانہ ادا ہو چکا ہے۔ ۵۰ روپیہ جرمانہ ادا ہو چکا ہے۔ ۴۵۰ روپیہ جرمانہ ادا ہو چکا ہے۔ ۱۰۰۰ روپیہ جرمانہ ادا ہو چکا ہے۔ ۵۰ روپیہ جرمانہ ادا ہو چکا ہے۔ ۴۵۰ روپیہ جرمانہ ادا ہو چکا ہے۔ ۱۰۰۰ روپیہ جرمانہ ادا ہو چکا ہے۔ ۵۰ روپیہ جرمانہ ادا ہو چکا ہے +

ہندوستان کی خبریں

پلاسباری ملک آسام کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۰ر جولائی کو غیر معمولی اور بہت بڑی طغیانی ہوئی بازار میں پانی چلتا ہے اور سیٹمر گودام پانی میں غرق ہو رہی ہیں۔ اور کاشتکار چاول کو روانہ نہیں کر سکتے۔ بارش موسلا دھار ہو رہی ہے۔ باشندے کہتے ہیں کہ آجتک اتنی طغیانی کبھی نہیں ہوئی۔ دریا ابھی چڑھا چلا آتا ہے +

۲۷ر جولائی۔ جلال آباد ملک افغانستان سے خبر آئی ہے کہ میاں غلام قادر خان بجائے سردار شاہ محمد خان بارک زئی جنہیں پھر کابل بلایا گیا ہے۔ گورنر جلال آباد مقرر کئے گئے ہیں +

امیر صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ حال کی آتشزدگی کے باعث جو نقصان غریب باشندگان کو پہونچا ہے اسکی تلافی کر دیجائیگی۔ نقصان کا اندازہ چھ لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کابل کے علاوہ بدخشان فیض آباد اور شگنان میں بھی ہیضہ پھیل گیا ہے +

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کا ایک یرف بیچنے والا ایک ٹرین کی جو لکھنؤ سے جا رہی تھی گاڑی کی چھت پر چڑھ گیا۔ چھاونی کے ایک پل سے اس کا سر ٹکرا گیا۔ اور اس کا بے سر دھڑ ائی بریلی کے سٹیشن پر گاڑی کی چھت پر پایا گیا +

مسٹر سٹائین (سابق پرنسپل اورینٹل کالج لاہور) چینی ترکستان اور وسط ایشیا کی سیر کیلئے جاتے ہوئے مقام تنہرہ میں پہونچ گئے ہیں اور وہاں گورنمنٹ ہند کی حسب الحکم جغرافیائی تحقیقات کر رہے ہیں +

نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل نے مستی سلاخوں اور اینٹوں کا محصول درآمد بڑھا کر ۳½ سے ۵ روپیہ فی ہنڈرڈ ویٹ کر دیا ہے۔ یہ قاعدہ ۲۷ر جولائی ۱۹۰۰ء سے نافذ ہے +

کلکتہ کا ایک کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ لارڈ رابرٹ کے برنجی مجسمہ کے چبوترہ پر جو برنجی حروف بنے ہیں انمیں سے انیس ۱۹ حروف کوئی چرا کر لیگیا ہے اگر جلد انتظام نہ کیا گیا تو اس ہفتہ ایک حرف باقی نہ رہیگا +

بنگلور شہر کی گنجان دیسی آبادی میں بتدریج وبا ترقی کر رہی ہے۔ قلی شہر میں مزدوری کی تلاش میں چلے آتے ہیں۔ اور سگریگیشن کیمپ میں رہنے سے انکار کرتے ہیں +

کلکتہ ۲۹ر جولائی۔ بنگال لیجسلیٹو کونسل کے سامنے کل سب سے اہم معاملہ کلکتہ ٹریموے بل تھا جو بیش اور منظور ہوا۔ اور کونسل کے حوالہ کیا گیا جس نے اُسے پاس کر دیا +

افغانستان کے نئے برٹش ایجنٹ لفٹننٹ کرنیل حافظ محمد نواز خان بہادر پشاور پہونچ گئے ہیں اور ایک ہفتہ بعد کابل کو جائیں گے +

سر منگلداس ناتھو بھائی کی وصیت کے بموجب انکے لڑکوں سے بمبئی یونیورسٹی نے ساڑھے تین لاکھ روپیہ کا عطیہ قبول کر لیا ہے۔ اس روپیہ سے سرکاری نوٹ ۳½ فیصدی سود کے خریدی جائیں گے اور اسکی آمدنی میں سے سات وظیفہ دیئے جائیں گے۔ ہر وظیفہ پچاس ہزار روپیہ کے سود کی مالیت کا ہوگا۔ وظیفہ خوار اس وظیفہ کے ذریعہ انگلینڈ میں رہکر تین سال تک ٹکنیکل تعلیم حاصل کر سکیگا +

سونے کی چودہ پارسل مالیتی آٹھ لاکھ آٹھ ہزار پانسو پچپن روپیہ کے میسو کا سنہائی طلا سے دارالضرب بمبئی کو بھیجے گئے ہیں۔ اس سے پہلے ستائیس ۲۷ پارسل مالیتی تیرہ لاکھ سات ہزار دو سو چھیانوے روپیہ کے بھیجے جا چکے ہیں۔ ہر دو کی مالیت کل اکیس لاکھ ستائیس ہزار آٹھ سو اکیاون روپیہ ہوئی +

۲۲ر جولائی کو میسور کرنسی اوفس میں سات کروڑ گیارہ لاکھ چھیانوے ہزار دو سو اٹھائیس روپیہ سکہ نقرئی میں اور تیرہ کروڑ اکتیس لاکھ ستر ہزار نو سو چھیتر روپیہ سکہ طلائی میں جمع تھے۔ اور اکتیس کروڑ اٹھارہ لاکھ ستاسٹھ ہزار ایک سو بچاس روپیہ کے نوٹ ملک میں رائج تھے +

جرمنی میں ہوا میں چلنے والا جہاز جو تیار ہو رہا تھا وہ مکمل ہو گیا اور اس نے ہوا میں ۳۵ میل کا سفر بھی طے کر لیا ہے۔ یہ جہاز سگرٹ (چرٹ) کی شکل کا ہے اور ۴۴۳ فیٹ لمبا ہے۔ اس تجربہ پر اتنک دس لاکھ پونڈ خرچ آچکا ہے۔ جو ایک مشترکہ کمپنی نے کئے تھے۔ قیصر ولیم اس معاملہ میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں +

بمبئی میں ایک شخص جعلی چیک پیش کر کے بنک اوف بمبئی سے ستر ہزار روپیہ اڑا لے گیا ہے۔ بنک نے مجرم کی گرفتاری کیلئے ایک ہزار روپیہ کا انعام مشتہر کیا ہے +

پچاس روپیہ جرمانہ۔ جس یوریشین نے کلکتہ میں ٹریموے سوار بنگالی کو ہتھوڑی سے جھگڑے کے بعد گھونسوں سے مار ڈالا تھا عدالت مجسٹریٹ سے صرف ۵۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ اگر قتل عمد کا الزام ثابت نہیں تھا تو ضرب شدید میں تو کوئی شک نہیں تھا پس ضرب شدید کے جرم کے لئے اور وہ بھی جسکا نتیجہ موت ہو صرف پچاس روپیہ جرمانہ بہت کم ہیں! + اس یوریشین نے خودکشی کر لی ہے۔

رائے بہادر گنیش پرشاد سنگھ نے صاحب جوڈیشل کمشنر کی عدالت سے برئیت کے بعد فوراً ہی بذریعہ تار صاحب انسپکٹر جنرل پولیس کیخدمت میں استعفا بھیجدیا مگر سنا ہے کہ ہنوز استعفا منظور نہیں ہوا ہے۔ ہر حالتمیں جس کسی نے مشورہ دیا ہو عمدہ مشورہ دیا تھا +

یوروپین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر چوری کا الزام۔ اپنے چپڑاسی پر نہیں بلکہ پڑوسی بڑھئی پر جسنے ڈپٹی صاحب بہادر کی فرمایش پر کام بند کرنے سے انکار کیا تھا گولی مارنے کی علت میں ڈپٹی کلکٹر لائڈ صاحب میں سشن سپرد ہو ہی گئے ہیں اب ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مسٹر جولی اسام چوری کی علت میں ماخوذ ہیں کہ ریلوی پولیس انسپکٹر کے ساتھ رہتا تھا نوٹ چوراتی کلکتہ میں انہیں نوٹوں سے بندوق خریدی معاملہ نہ کھلتا اگر جھوٹا بل ٹریولنگ الاونس کا نہ پیش ہوتا جسکی تحقیقات کلکتہ میں ہوئی چوری کی تحقیقات خفیہ ہو رہی ہے +

اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے کہ لندن کے قرب میں ایک مقام مسی ٹیلی ہے یہاں کے مکانات و دوکانات باشندوں کی پوشاک وغیرہ کاغذ کی ہے یہاں پر پانسو باشندے آباد ہیں +

سیلون کے ڈسٹرکٹ جج صاحب کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہوا جسمیں ایک عربی مسلمان مدعا علیہ تھا حضرت پگڑی اور جوتہ پہنے عدالت میں آئے جج صاحب نے حکم دیا یا تو پگڑی اوتار دیا جوتہ۔ مدعا علیہ نے دونوں باتوں سے انکار کیا جج صاحب نے فرمایا تم عدالتمیں حاضر نہ سمجھے جاؤگے اور یکطرفہ ڈگری دیدی +

مالوہ میں پانی ابتدائے ساون سے اب تک خاطر خواہ بلکہ کفایت سے زیادہ برسا ہے +

میر منشی سلطان محمد خانصاحب بی۔ اے اور بیرسٹری کی سندات حاصل کر کے یکم اگست کو ولایت سے لاہور رونق افروز ہوئے سٹیشن پر معززین شہر کا جم غفیر استقبال کے لئے موجود تھا۔ ہم چودھری صاحب ممدوح کو انکی کامیاب اور بخیریت مراجعت پر مبارکباد کہتے ہیں +

جلالتمآب قیصر ہند کے فرزند دوم ڈیوک آف سیکس کو برگ کی وفات پر ہندوستان کی تقریباً تمام قصبات اور شہروں سے تعزیتی ٹیلیگرام قیصرہ ممدوحہ کی خدمت میں ارسال کئے گئے ہیں۔ فوج کی ٹیلیگرام کا حضور ممدوحہ نے شکریہ ادا کیا ہے +

لاہور ریلوے سٹیشن کا ایک ہندوستانی بابو دو ہزار روپیہ مالیت کے دو پارسل لیکر روپوش ہو گیا تھا۔ پولیس نے اُس کو مع دو ساتھیوں کے برہان پور میں گرفتار کیا۔ عدالت نے اول الذکر کو دو سال قید سخت اور ۲۵۰ روپیہ جرمانہ اور باقی دونوں کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید سخت اور ۱۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی +

سر انٹونی میکڈانل نے بنارس کی تقریر میں ارشاد کیا یہ بیان صحیح نہیں کہ میں ہندوؤں کی طرفداری کرتا ہوں۔ میں نے اپنے ایام گورنری میں اب تک ۱۲۲ مسلمان اور ۱۴۱ ہندو مقرر کئے ہیں۔ حالانکہ بلحاظ تناسب مردم شماری ہر پانچ اسامیوں میں تین ہندوؤں کو ملنی چاہئیں تھیں +

مسٹر فیروز شاہ مہتا صوبہ بمبئی کیطرف سے وایسریگل کونسل میں ایڈیشنل ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

گورنمنٹ ہند نے اس سال آسٹریلیا سے معمول سے زیادہ چودہ سو گھوڑے فوج کے لئے خرید کئے ہیں۔ یہ گھوڑے یہاں سے جنوبی افریقہ بھیجے گئے تھے۔ جنکی معقول قیمت خزانہ انگلستان سے ملے گی +

گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ آئندہ مردم شماری کے کاغذات تیار کرتے وقت اعداد و شمار کی جدولیں کو حتی الامکان مختصر اور کم تعداد میں مرتب کیا جائے +

تار کی خبریں

لنڈن - ۳ - اگست - امیر البحر سیمور وائسرائے سے ملنے کے لئے نانکن تشریف لیگئے ہیں -

ٹنٹسین میں کہا جاتا ہے کہ چینیوں نے جاپانی فوج کو شکست دی اور ایکسو پچاس آدمی مار ڈالے -

بیان کیا جاتا ہے کہ روسیوں نے ٹنٹسین سے دس میل کے فاصلہ پر چند قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے - اور وہاں کی دس ہزار قلعہ نشین فوج بھاگ گئی ہے -

بارش زور پر آرہی ہے - اور چینی ملک پر سیلاب چلانے کی تیاری کر رہے ہیں (ملک چین میں اکثر دریاؤں کے کنارے کنارے بند باندھ رکھتے ہیں تاکہ طغیانی کے موقعہ پر وہ اپنے کناروں سے باہر نہ نکل سکیں اگر انمیں سے ایک بند بھی توڑ دیا جائے تو کوسوں تک پانی پھر جانا کوئی مشکل بات نہیں - ایڈیٹر) +

۲ - جولائی کو ٹائمس کا نامہ نگار پیکن سے تار دیتا ہے کہ سفرائے کو سامان رسد پہنچ رہا ہے اور تمام سفرائے اور ارکان سفارتخانجات معہ اپنے کنبوں کے بخیریت ہیں - اور صبر سے مدد کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں - انکا ہسپتال خوب کام دے رہا ہے - +

پیکن سے ٹائمس کو تار آیا ہے کہ زخمی اچھے ہو رہے ہیں اور چینی فوج کا حصہ کثیر شہر سے باہر اس فوج کے مقابلہ کو چلا گیا ہے جو ٹنٹسین کیطرف سے اہل یورپ کی آرہی ہے -

چینیوں نے اپنے حملہ کے روک رفع کرنے کے لئے بے تردد مشہور مدرسہ لامین کو معہ اسکی بے مثل کتب خانہ کے جلا دیا -

جنرل رنڈل نے فورز برگ (واقعہ انرلقیہ) کو فتح کر لیا ہے - انہوں نے اٹھائیس گھنٹوں میں چالیس میل کا سفر کیا - انکے سواروں نے شہر پر قبضہ کر کے دو سو قیدی چھوڑ لئے اور انہیں ہتھیار بند کر کے شہر پر قبضہ قایم رکھا - یہانتک کہ باقی فوج وہاں پہونچگئی -

آج پیرس میں ایک مزدور شاہ ایران کی گاڑی کے پائدان پر چڑھ آیا اور شاہ کیطرف پستول جھکایا - وزیر اعظم نے پستول پرے ہٹا دیا - وہ شخص گرفتار کیگیا ہے -

۳ - اگست - بغاوت اشانٹی - مقام ڈمپوسی پر میجر بیڈوس نے اشانٹیوں کو پوری شکست دی - میجر بیڈوس - تین لفٹنٹ اور پچیس آدمی زخمی ہوئے -

کل رات مسٹر براڈرک نے دار العوام میں بیان کیا کہ چین میں ہماری پالیسی صرف یہ ہے کہ دیگر دولوں کے ساتھ رہیں اور سفارتخانجات کو چھوڑ دیں - اور انکا بدلہ لیکر تاوان وصول کریں - لیکن سلطنت انگلیشیہ چین کی تقسیم کی مخالفت کریگی - اسنے یہہ بھی کہا کہ چین کی سلطنت چینیوں کے لئے ہے - +

یہہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ دیسی فوج کا ایک اور بریگیڈ چین کو روانہ کیا جائے - چہارم پنجاب (کوہاٹ) بیسویں پنجاب (دہلی) ششم بنگال (ڈوورنڈہ ولکسر) اور ایک رجمنٹ حیدرآباد کنٹنجنٹ سے انتخاب کی گئی ہیں - اول الذکر تین فوجیں کلکتہ سے اور آخر الذکر مدراس سے روانہ کی جائینگی - اور اغلباً ۲۰ ماہ حال تک روانہ ہو جائینگے - بریگیڈر جنرل کمنگ مدراس شاید کمان کریں - +

۲ - اگست - کابل سے خبر آئی ہے کہ چونکہ ہیضہ کا زور کم ہو گیا ہے اسلئے امیر نے حکم دیا ہے کہ تمام دفاتر و کارخانجات کابل میں کھول دئے جائیں - اور یوروپین افسر جنکو ہیضہ سے بچانے کے لئے امیر صاحب نے پہاڑوں پر بھیج دیا تھا کابل کو اپنے عہدوں پر واپس بلائے گئے ہیں - امید ہے کہ جلد ہی امیر صاحب خود بھی کابل تشریف لے آئینگے -

علیگڈھ - ۳ - اگست - اینڈ وارکان کالج آج شام کو سٹریچی ہال میں دیوک اوف سیکس کو برگ گاتھا کی موت پر اظہار تاسف کرنے کیلئے جمع ہوئے - مسٹر قاضی غیر الدین احمد صدر نشین جلسہ تھے - مسٹر آفتاب احمد خان نے ملکہ معظمہ کو بوساطت وائسرائے ہمدردی کا تار دینے کا ریزولیوشن پیش کیا - اور تار دیا گیا -

حیدرآباد دکن - ۲۰ - اگست - مسٹر یسین خان نے مقدمہ شیعہ سنی میں بہت سے اشخاص پر اثبات جرم کیا - مگر حضور نظام نے اپنے شاہی اختیارات سے سب کو معاف کر دیا - +

مسٹر ڈالی صاحب اب عدالتہائے حیدرآباد میں نہیں جا سکتے کیونکہ وہاں کے ایکٹ اشخاص قانون پیشہ کے رو سے جو شخص اردو نہ جانتا ہو وہ وکالت نہیں کر سکتا - مسٹر ڈالی نے مسٹر یسین خان کے حکم کی اپیل کی - مگر ناکام رہے +

لنڈن - ۳ - اگست - **چینی محاربہ** - چینی گورنمنٹ کا مراسلہ مورخہ ۳۰ - جولائی موصول ہوا ہے جسمیں لکھا ہے کہ تمام سفراء متعلقین پیکن میں بخیریت ہیں - اور چینی گورنمنٹ سے انکو تعلقات عمدہ ہیں - صوبہ نانکن کے چینی گورنر کا بیان ہے کہ سفراء بطور یرغمال رکھے گئے ہیں - اگر پیکن پر حملہ ہوا - تو وہ قتل کر دئے جائینگے - ۲۶ - کو چین سے خبر آئی کہ انگریزی دستہ کی تیاری نامکمل ہونیکی وجہ سے توقف ہو رہا ہے - دوسری طاقتوں کے دستہ ہفتہ بھر سے پیشقدمی کیلئے تیار ہیں - **محاربہ ٹرانسوال** - جنرل تھٹر کے سامنے سات سو اور بوئیروں نے ہتھیار ڈال دئے ہیں - جنرل ہملٹن رستن برگ کو گئے ہیں - وہاں جنرل بیڈن پاول کو بوئیروں نے محصور کر رکھا ہے - (رستن برگ غربی ٹرانسوال میں میفکنگ کی طرف واقع ہے - وکیل) - لارڈ کچنر دریا وہنو سٹرسی ڈی وٹ کے مقابلہ کے لئے گئے ہیں - بوئیروں کے گرفتار شدہ گھوڑے جنرل رنڈل کی سپاہ میں تقسیم کئے گئے ہیں -

لنڈن - ۴ - اگست - رائیٹر ۲ جولائی کو ٹنٹسین سے تار دیتا ہے کہ متفقہ افواج کے افسروں اور سپاہیوں میں یوں تو کامل اتفاق ہے - لیکن کمانڈروں میں کسی ایک معاملہ پر اتفاق رائے نہ ہونیسے بہت ہرج ہو رہا ہے - جاپانی سپاہ کی بہادری اور تیاری پر سب عش عش کرتے ہیں - ٹنٹسین از حد گندہ شہر ہے - +

شاہ ایران نے ڈیوک سیکس کو برگ کی وفات کیوجہ سے انگلستان جانیکا عزم چھوڑ دیا ہے -

محاربہ چین - لاپنگ ہنگ ایک چینی عہدہ دار جو اجنبیوں کا سخت دشمن ہے - پیکن پہونچگیا ہے - جہاں پہونچنے کے ساتھ ہی اوسنے دو وزراء کو جو اجنبیوں کے دشمن نہ تھے فغفور کے حکم سے قتل کرا دیا - اوسکی وجہ سے پرنس چنگ کا سوخ جو صلح کا حامی ہے - کم ہو رہا ہے - روسیوں نے ۸ - جولائی کو علاقہ آمور میں چینی قلعہ بالتس (جو بر لب دریاء سنگاری ہے) حملہ کر کے فتح کیا - وہاں انکو ۲۲ توپیں ملیں - نیز چینی مقام سکہالین - جو بلاگووست شنسک کے مقابل ہے - اسجگہ بھی وافر سامان جنگ چینیوں کو ملا - متفقہ افواج نے غالباً ابھی ٹنٹسین سے پیکن کیطرف پیشقدمی نہیں کی - دریا پیہو میں سامان لیجانیکے لئے کافی کشتیاں جمع کر لی گئی ہیں - آٹھ سو جاپانی فوج معائنہ کیلئے مقام ٹیانگ کو بڑھی - (ٹیانگ ٹنٹسین - پیکن کی سڑک پر ہے - وکیل) - چینی مورچون میں مقیم تھی - اوسکی باڑھوں سے ۲۸ جاپانی ہلاک ہوئے -

مقتول شاہ اٹلی ۹ - اگست کو دفنایا جائیگا - نئے بادشاہ وکٹر امانیول نے فرمان شاہی صادر کر کے ملک کے آئین و ضوابط کو نگاہ رکھنے کا وعدہ کیا ہے - انگریزی - توپخانوں میں معمولی توپوں کے علاوہ آئندہ وزنی توپیں بھی داخل کیجائینگی - +

محاربہ ٹرانسوال - بوئیروں نے مقام ہونگسپروٹ کے قریب (کرونسٹاڈ کے شمال میں) ایک ٹرین گرا کر جلا دی - اوسمیں امریکن قونصل سوار تھا - اور پری ٹوریا جا رہا تھا - بوئیروں نے کسی کو نہیں نکیا - لارڈ رابرٹس نے اطلاع دی ہے کہ بوئر کمانڈر ڈاولیور نے اطاعت پذیری کی خبر کی تردید کی ہے - وہ اب ہرسمتھ کی سڑک پر ہے - اور جنرل رنڈل اوس کے تعاقب میں ہے - بوئر اسیروں کا بیان ہے کہ اب بوئر سپاہیوں کو صرف نرم سیسہ کی گولیاں دیجا رہی ہیں - جنکا زخم سخت مہلک ہوتا ہے - لارڈ رابرٹس نے اسکے متعلق جنرل بوتھا کے پاس اعتراض کیا ہے -

ایضاً - خلیج ڈیلیگوا میں پھٹنے والے گولوں کی مقدار کثیر ایک جہاز سے برآمد ہوئی ہے - جسکا راز جہاز کے سامان میں آگ لگجانیکی وجہ سے کھلا - یہ گولے بوئیروں کو بھیجے جاتے تھے - اور ادویہ کے صندوق بتائے گئے تھے - مشرقی فری سٹیٹ کے مقام فاریس برگ میں چار ہزار بوئیروں نے اطاعت تسلیم کی ہے - انہوں نے لوتو مین بھی حوالہ کی ہیں - پرتگالی گورنمنٹ نے ریلوے اور پرٹ کے ملازموں کی رازداری سے خفا ہو کر سکو موقوف کر دیا ہے - اور اوسکی جگہ فوجی افسر مقرر کئے ہیں - پرٹوریا کے اکثر باشندے محاربہ کے دوران میں انگریز باشندوں کو ستانیکے جرم میں لمبی لمبی میعادوں کے لئے جلاوطن کر دئے گئے ہیں - خبر ہے کہ ایک انگریزی فوج نے بوئر کمانڈر ڈیلاری کے کیمپ پر جو ریڈ کی سڑک پر تھا اچانک حملہ آور ہو کر دشمن کو منتشر کر دیا اور ڈیڑھ سو مویشی پکڑ لئے - رستن برگ میں

محاربہ چین۔ چینی یکم اگست تک روسی قصبہ بلاغووست چنگ پر برابر گولہ باری کر رہے تھے۔ پیکن کے محصور یورپین لوگوں کے جو دوست احباب ٹنٹسین میں ہیں وہ متفقہ افواج کے توقف و تساہل سے سخت ناراض ہو کر کہہ رہے ہیں کہ انکو کام نہ کرنے کی بجائے صرف باتیں تباہ رہیں۔ یکم کی خبر ہے کہ چینیوں نے دریائوں کو کاٹ کر پیکن کیطرف تمام علاقہ کو سمندر کا نمونہ بنا دیا ہے۔ تیس ہزار باکسر ٹنٹسین سے آٹھ میل کے فاصلہ پر جمع ہیں۔ ٹانکن کے چینی گورنر لوکونگ بی نے جو اجنبیوں کا بڑا خیر خواہ ہے امیر البحر سیمور کو تین ہزار انگریزی فوج شنگہائی میں اتارنے کی اجازت دیدی ہے۔ گورنر مذکور سے وادی ینگسی میں قیام امن کے متعلق بھی قرارداد ہو گئی ہے۔ افواہ ہے کہ لی ہنگ چنگ نے خودکشی کر لی ہے۔ ایک اجنبی قونصل نے دریافت کے لئے ایک قاصد انکے مکان پر بھیجا۔ جسے بلا جواب واپس کر دیا گیا۔ سرکاری خبر ہے۔ کہ روسیوں نے بمقام چیٹیا (علاقہ آمور) چینی نظام فوج کو شکست دیکر ایک توپ اور رائفلوں و سامان جنگ کی کچھ مقدار چھین لی۔ دو سو چینی مع کمانڈر ہلاک ہوئے۔ بلجیم کا قونصل ٹنٹسین سے خبر دیتا ہے۔ کہ پیکن میں چینی سفارت خانوں کے اردگرد مورچے تیار کر رہے ہیں ٹنٹسین میں ہندوستان سے پہلا بریگیڈ پہونچ گیا ہے۔ اوسمیں کچھ گورہ فوج۔ ایک رجمنٹ دیسی سواروں کی اڑہائی رجمنٹیں دیسی پیدلوں کی۔ ہانگ کانگ رجمنٹ توپخانہ اور بحری دستہ ہے۔ ۸ ہزار جاپانی فوج معاینہ کے لئے پٹ سانگ کو گئی۔ اوسنے چینیوں کو دریا کے دونوں کناروں پر مورچہ بند پایا۔ انگریزی سپہ سالار جنرل گیسلی بھی اس فوج کے ہمراہ گئے۔ اور کچھ روسی فوج بھی ساتھ تھی۔ مگر انگریزی دستہ لڑائی میں شامل نہ ہوا۔ واشنگٹن میں افواہ ہے سامریکن گورنمنٹ کو چیفو سے خبر آئی ہے کہ امریکن برطانوی اور جاپانی دستے پیکن کو بڑھے جا رہے ہیں۔ دوسری طاقتوں کے دستوں نے ساتھ جانے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کہ گورنمنٹ مذکور تعلقات باہمی میں خلل پڑ جانے کے اندیشہ سے اس مراسلہ کو شائع کرنے سے انکار کر رہی ہے۔ روسیوں نے بتاریخ ۴- اگست مقام ایگون (واقع علاقہ آمور) جانگداز معرکہ کے بعد فتح کیا۔ ۱۳- کی خبر ہے۔ کہ اول انگریزی بریگیڈ زیر کمان سر نارمن سٹوارٹ کو کل روانہ ہونے کے لئے تیار رہنے کا حکم ملا۔ چینی ریلوے لائنوں کے اعلے افسر شنگہائی میں ذکر کیا کہ ۲- اگست کو تغفور نے فرمان صادر کر کے سفراء کو معمولی عبارت میں اپنی گورنمنٹوں سے خط و کتابت کرنے کی اجازت دیکر چینی گورنمنٹ کو حکم دیا ہے کہ انکو فوج محافظ کے ساتھ ٹنٹسین پہونچا دیا جائے۔ دوسری خبر ہے۔ کہ ۲- جولائی کو تغفور نے فرمان صادر کر کے اپنی سپاہ کو ٹنٹسین اجنبیوں سے چھیننے کا حکم دیا۔ صوبہ مکدین کے گورنر نے رعایا کو کل عیسائیوں کے قتل کر دینے کا حکم دیا ہے۔

لندن ۹- اگست۔ لی ہنگ چنگ کی خودکشی کی خبر غلط ہے۔ ٹائمز کا نامہ نگار ۳۱- کو ٹنٹسین سے تار دیتا ہے۔ کہ پیکن کیطرف پیشقدمی کرنے کا حکم منسوخ کر دیا گیا ہے۔ روانگی کی تاریخ ابھی معین نہیں ہوئی۔ جنرل گاسیلی پیشقدمی کے لئے بیقرار ہیں۔ مگر اون کے پاس فوج بہت تھوڑی ہے۔ جاپانی فوج کی گردآوری سے چینی فوج کی پوزیشن ایسی مضبوط معلوم ہوتی ہے کہ اکثر مزید کمک کا انتظار کر لینا چاہتے ہیں۔ ٹنٹسین میں اخبارات کے بے شمار نامہ نگار موجود ہیں۔ مگر افواج کے نقل و حرکت کی خبریں دیر پا اور بے سروپا آتی ہیں ٹنٹسین میں غالباً ہر تار کا پہلے معاینہ کر لیا جاتا ہے۔ تاہم یہ یقینی امر معلوم ہوتا ہے کہ پیکن کے راستہ میں چینی متفقہ افواج کا جان توڑ مقابلہ کرینگے۔ روس میں انگلستان پر الزام لگایا جا رہا ہے۔ کہ وہ نانکن کے گورنر سے خفیہ عہد و پیمان کر رہا ہے۔ اور دیگر اقوام سے جدا رہنے کیطرف مائل ہے۔

لندن ۷- اگست۔ محاربہ چین۔ (پیکن کے مشہور مسلمان سپہ سالار) تنگ فوسیانگ نے سفارتوں میں مدد سد جانے کی بندش کر دی ہے۔ بالائی وادی ینگسی میں بھی تحریک بڑھ رہی ہے۔ قونصل و اہلکاران پورٹ بندر چنگ کنگ کو چھوڑ کر شنگہائی بھاگ آئے ہیں۔ جسپر سخت نفرین کیجا رہی ہے۔ جاپان نے عارضی ممانعت کر دی ہے کہ سردست کوئی جاپانی وطن ترک کر کے امریکہ و کینیڈا نہ جائے۔ امریکن گورنمنٹ نے چینی گورنمنٹ کو جوابدیا ہے۔ کہ جب تک گورنمنٹوں کو اپنے سفراء سے خفیہ عبارت میں خط و کتابت کی اجازت نہ دیجائے۔ وہ انکو پیکن سے نہیں منگوائینگی۔ ۵- اگست کو ۱۲ ہزار متفقہ فوج نے مقام پٹ سانگ پر حملہ کیا۔ ۷ گھنٹے لڑائی رہی متفقہ فوج سے ۱۲ سو ضائع ہوئے۔ جنمیں زیادہ تر روسی و جاپانی تھے۔ خبر ہے کہ چینی وہانسے پسپا ہو رہے ہیں۔ آسٹریلیا کے صوبہ وکٹوریا سے دو سو۔ اور دیگر صوبوں سے تین سو سپاہ اور ایک اگن بوٹ چین کو بھیجا گیا ہے۔ اس دستہ کا نصف خرچ انگلستان اور نصف یہ صوبے دیں گے۔ ٹائمز بہت خوش ہوا ہے۔ کہ امپیریل ٹرپس کی خدمات منظور کر لینے سے کل دیسی ریاستوں میں بڑی خوشی منائی گئی ہے۔ ۵- اگست کی شام تک متفقہ افواج پٹ سانگ کی صرف بیرونی خندقوں پر قابض ہو سکیں۔ لڑائی ابھی تک جاری ہے۔ ہانگ کانگ میں کولیہ اور دیگر اشیا کے وافر ذخیرے جمع کئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ انگلشیہ نے چین کو اسلحہ وغیرہ بھیجنے کی کل تاجروں کو ممانعت کر دی ہے۔ یکم جون کو پیکن میں سفراء کے پاس صرف چھ دن کی خوراک اور فی کس ۲۵-۲۵ کارتوس تھے۔ اور انکو ہر لحظہ حملہ ہونے کی توقع تھی۔ چینی محاربہ کے لئے دو پلوچ (انگلستان) کے سرکاری کارخانہ میں لے۔ اندازہ سامان جنگ تیار ہو رہا ہے۔

محاربہ ٹرانسوال۔ بوئیروں کی متفرق جماعتیں ضلع کرونسٹاڈ میں گشت کر رہی ہیں۔ پچھلے دنوں بوئیروں نے لائن کو ڈائنامیٹ سے اڑانے کی ناکام کوشش کی۔ ٹرینوں کی آمد و رفت بند ہے۔ رای برگ کے سامنے بوئیروں کی کثیر تعداد جمع ہو جانے سے تشویش پھیل گئی ہے۔ قلعہ کی انگریزی فوج مقابلہ کی تیاریاں کر رہی ہے۔ جنرل ڈی ڈٹ مع پریسیڈنٹ سٹین مقام سومانز ڈرفٹ میں ہے۔ لارڈ کچنر انکے گرد حلقہ باندھ رہا ہے۔ ۵- اور ۶- کو دیاایلانڈ پر سخت لڑائی ہوئی۔ مفصل حالات معلوم نہیں ہوئے۔ تاہم یقین ہے۔ کہ جنرل کیر نگٹن و جنرل ہلٹن نے رستن برگ سے بوئیروں کا محاصرہ اٹھا دیا ہوگا۔ اور قلعہ کی فوج مع جنرل پاول مقام زیرسٹ کو جا رہی ہے۔ بوئیر مقام سپرنگ پر جو اہم موقعہ اتصال اور کویلی کی کانوں کے قریب ہے پھر قابض ہو گئے ہیں۔ جنرل ہلٹن کا رستنبرگ پہونچنے کی تصدیق ہو گئی ہے۔ صوبجات کیپ ۱- و آسٹریلیا نے جنوبی افریقہ کے الحاق کے متعلق گورنمنٹ کی تجویز کو پسند کیا ہے۔ مسٹر چیمبرلین بلیک برسلز سے دانیا میں انگریزی سفیر ہوئے ہیں اور سر ہارٹلی مرڈیونیڈ سفیر طہران ہیڈ آفس میں۔

لندن ۸- اگست۔ محاربہ چین۔ دول نے متفقہ افواج کی اعلی کمان پر جرمن مارشل والڈرسی کو مقرر کیا ہے۔ امریکن سفیر نے یکم کو پیکن سے خط لکھا۔ کہ چینی گورنمنٹ ہمکو نکل جانے کے لئے کہہ رہی ہے لیکن شہر چھوڑنا موت کو مرادف ہوگا۔ ۲- اگست کی خبر ہے۔ کہ برطانوی۔ جاپانی اور امریکن تو بڑھنا چاہتے ہیں لیکن روسی اور فرنچ بار برداری کی قلت کا بہانہ کرتے ہیں۔ انگریزی سفیر نے ۳- اگست کو خط لکھا کہ چینی سپاہ اور باکسر ۱۶- جولائی سے سفارتوں پر مسلسل رائفلی تشہاری کر رہے ہیں۔ جس سے نقصان بہت خفیف ہوا ہے قتل ۶۰- اور زخمی ۱۱۰ ہوئے۔ سفارتخانوں میں دو سو عورتیں اور بچے ہیں۔ ہمنی اپنے مورچے مضبوط کر لی ہیں خبر ہے کہ متفقہ افواج پٹ سانگ پر قابض ہو گئی ہیں۔ ۶- کی خبر ہے کہ پیکن کیطرف پیشقدمی شروع ہو گئی ہے۔ دو دیسی پلٹنوں کو جو ہانگ کانگ میں ہیں شنگہائی جانے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تمام گورنمنٹوں کو سوائے فرنچ گورنمنٹ کے اپنے سفراء کیطرف سے خفیہ عبارت میں ایک ہی مضمون کے خطوط موصول ہوئے ہیں اطالین سفیر نے لکھا ہے کہ کچھ لوگ عیسائی مع چالیس اطالین و فرنچ باشندوں کے شہر کے شمال میں اپنی حفاظت کر رہے ہیں۔ کانٹن سے تین ہزار سپاہ علم پیکن کو روانہ ہوئے ہیں۔ کانٹن میں فرنچ ایک خلیج سے چینی کشتیوں کو بٹا رہے ہیں۔ **پارلیمنٹ** کی برخاستگی۔ آج پارلیمنٹ کا اجلاس برخاست ہوا۔ ملکہ معظمہ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ میرے تعلقات یورپ کی طاقتوں اور صوبجات متحدہ امریکہ سے دوستانہ ہیں میری افواج نے جنوبی افریقہ میں جو اعلے شجاعت و قابلیت دکھائی ہے۔ میں اوس سے بہت خوش ہوں مجھے امید ہے کہ فری سٹیٹ کا الحاق اقوام کے اتحاد میں پہلا زینہ ثابت ہوگا۔ اندیشہ ہے کہ پیکن میں سفراء کے اکثر متعلقین قتل ہو گئے ہیں۔ یہ ابھی معلوم نہیں ہوا کہ چینی حکام کا اسمیں کہاں تک دخل ہے۔ تاہم اس جرم عظیم کے مرتکبوں کو میں اور میری رفیق سلطنتیں پوری سزا دینگی۔ یورپین اغراض کی حفاظت کے لئے گورہ و دیسی فوج کی معقول جمعیت چین بھیجی گئی ہے۔ اسکے بعد ہندوستان کے تحط کے انتظام کی عمدگی کی تعریف کر کے جلد بارش ہونیکی توقع ظاہر فرمائی۔

محاربہ ٹرانسوال۔ لارڈ رابرٹس نے اطلاع دی ہے۔ کہ دریا ایلانڈ کی چوکی کی فوجکو بوئیر دس دن کے مقابلہ کے بعد پکڑ لے گئے ہیں۔ اس چوکی میں تین سو سپاہ تھی۔ جنرل ہلٹن جنرل پاول کو ساتھ لیکر رستن برگ کو خالی کر دینگے۔

روز بازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا۔